محبت کے رنگ

انا الیاس

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

محبت کے رنگ

انا الیاس

کیا مصیبت ہے یہ بارش بھی اسی وقت ہونی تھی اور ویسے تو لاہور کی بارش کتنی جلدی ختم ہوتی ہے لیکن لگتا ہے آج بادل نے سارے قطرے ختم کر کے ہی گھر جانا ہے۔"ادینہ کی جھنجھلاتٹ بھری آواز آئی۔روحہ اور ادینہ اپنی ایک فرینڈ کی شادی سے واپسی پر رکشہ پہ بیٹھی گھر جا رہی تھیں کہ رکشہ آدھے راستے میں ہی کسی خرابی کے باعث بند ہو گیا۔اوپر سے ایسی طوفانی بارش شروع ہوئی کہ الاماں۔اب رات کے پھیلتے سائے دیکھ کر دونوں کی پریشانی عروج پر تھی۔"اور اگر بارش ہونی ہی تھی تو کیا یہ ضروری تھا کہ ہمارا ہی رکشہ خراب ہوتا۔سب آپکی وجہ سے ہوا ہے کتنا منع کیا تھا امی نے کہ مت جاؤ۔آپکے بنا تو جیسے اسکی شادی نہیں ہونی تھی نہ۔"روحہ کو رہ رہ کر اپنے کل ہونے والے پیپر کی ٹینشن ستا رہی تھی جسکی تیاری اسنے ابھی کرنی تھی۔"اب تم شروع ہو جاؤ۔۔بھائی صاحب کیا آج کی صدی میں یہ رکشہ ٹھیک ہو جائے گا"روحہ کو جھاڑ پلا کر باقی کا غصہ اس نے رکشے والے پہ اتارا۔"باجی آپ اپنا کوئی اور انتظام کر لو میرا رکشہ کسی مکینک کو دکھائے بغیر ٹھیک نہیں ہو گا۔خالی رکشے کو تو میں گھسیٹ لوں گا۔آپکو اس طوفان میں کہاں لیئے پھروں گا۔"رکشے والے کی بات نے اسکا دماغ گھوما دیا۔"اس موسم میں ہم کوئی اور انتظام کہاں سے کریں گے ان۔۔"ادینہ اسے اندھے۔"تو میں کیا کروں باجی" رکشے والے نے بے چارگی سے کہاں۔روحہ ادینہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ادینہ جانتی تھی اسی لیئے اس نے روحہ کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔جلدی سے علاقے کا جائزہ لیا۔ڈیفینس کا کوئی بلاک تھا۔یکدم اسے یاد آیا کے اسی روڈ پر اسکے باس کا گھر ہے۔جلدی سے اسنے موبائل بیگ سے نکال کر کوئی نمبر ملایا"ہیلو حنا یار جلدی سے سر شہیر کے گھر کا ایڈریس بتاؤ۔اوکے تھینکس صبح بتاؤں گی۔

اس نے جلدی سے دماغ میں مطلوبہ ایڈریس دہرایا اور دائیں جانب کوٹھی کو غور سے دیکھا تو اسے لگا کہ اسکی مطلوبہ جگہ یہی ہے۔"بھائی بس ایک کام کرو میں آپکو ایک ایڈریس لکھ کر دیتی ہوں چیک کر کے آؤ یہ سامنے والے گھر کا ایڈریس یہی ہے"ادینہ نے جلدی سے ایک

صفحے پر ایڈریس لکھا۔ وہ رکشے والا دائیں جانب بنے گھر کی نمبر پلیٹ پڑھنے کے لیئے گیا۔ "کیا کرنے لگی ہیں اب آپ" روحہ نے کسی قدر سراسیمگی سے اپنی ڈیرینگ بہن کو دیکھا۔ جو کسی بھی وقت کچھ بھی کر دیتی تھی "چپ کرو تم" ادینہ نے اسے خاموش کروایا
جی باجی یہی ہے۔" رکشے والا بارش میں بھیگتا واپس آتے ہوئے بولا۔ "بس بھائی ہم اب تھوڑی دیر تک تمہارا رکشہ چھوڑ دیں گے۔""" ادینہ نے جوش سے کوئی نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔ دوسری ہی بیل پر کال اٹھالی گئی۔ "ہیلو ہاؤ آر یو ادینہ "شہیر کی گمبھیر آواز سنائی دی۔ "آئم گڈ، سر آپ اس وقت گھر پہ ہیں۔""جی۔۔۔ خیریت "شہیر نے حیران ہوتے پوچھا۔ "سر ہم آپکے گھر کہ باہر ہیں۔ اگر آپ ہمیں اندر آنے دیں تو باقی کی ڈیٹیل پھر سناتی ہوں۔""واٹ۔۔۔ اوکے آئیم کمنگ۔ "وہ حیران ہوتا۔ چھتری لیتا باہر بھاگا۔ کیونکہ گیٹ کافی فاصلے پر تھا اور وہاں تک پہنچتے وہ بھیگ سکتا تھا۔ چوکیدار کو دروازہ کھولنے کو کہا۔ "تم نے اگر جانے سے انکار کیا تو میں تمہیں یہیں چھوڑ جاؤں گی

وہ جو ادینہ کو کچھ کہنا ہی چاہتی تھی اسکے تیور دیکھ کر خاموشی سے رکشے سے اتری۔ پھر بھاگتے ہوئے وہ شہیر کے دروازے تک آئیں۔ جہاں وہ گیٹ کھولے پہلے سے انکا منتظر تھا۔ دوسری چھتری ادینہ کو پکڑائی انکو لیئے سیدھا ڈرائینگ روم کی جانب آیا۔

ہاں جی اب بتائیں یہ ایڈوینچر کس خوشی میں تھا۔ "شہیر نے انکو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ روحہ تو اسکا ڈرائنگ روم دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ جہاں کی" ایک ایک چیز لاکھوں کی معلوم ہوتی تھی۔ ادینہ کے لیئے یہ سب نیا نہیں تھا کیونکہ وہ یہاں پہلے بھی آچکی تھی۔ "ایکچولی سر اسی بلاک میں میری ایک فرینڈ کی شادی تھی۔ واپسی پہ رکشہ آپکے گھر کے باہر خراب ہوگیا۔ اب اتنی بارش میں دوسری سواری کیسے ملتی سو میں نے سوچا کچھ دیر آپکے ہاں بیٹھ جائیں۔ رکتی ہے تو کوئی اور دیکھتے ہیں۔ "ادینہ نے تفصیل بتائی۔ اور اس دوران اسکی نظر روحہ کو بار بار دیکھ رہی تھی۔ جس کے لیئے شہیر کے علاوہ باقی ہر چیز توجہ طلب تھی۔

بہت اچھا کیا آپ نے، بائی داوے انکی تعریف "شہیر نے روحہ کی جانب اشارہ کیا۔ "اوہ سوری میں انٹروڈکشن کروانا بھول گئی۔ میٹ" مائی ینگر سسٹر روحہ "اب شہیر نے اپنی آنکھوں کا فوکس باقاعدہ اسکی جانب کیا۔ "نائس ٹو میٹ یو، کونسے گریڈ میں ہیں آپ "شہیر نے شرارت سے اس سے پوچھا جو واقعی اپنی عمر سے بہت چھوٹی نظر آتی تھی۔ وہ جو شہیر کی شرارت سمجھ کر پیچ وتاب کھا رہی تھی۔ ادینہ کے قہقہے پر اسے گھورنے لگ گئی۔ "ہاہاہا! نہیں سر شی از آ یونیورسٹی گرل""ریئلی! "صاف لگ رہا تھا کہ شہیر مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کر رہا
" ہے۔ اپنی چھا جانے والی پرسینیلٹی کے ساتھ جس میں چھ فٹ سے نکلتا قد

کالی گہری چمکدار آنکھیں، کھڑی ناک اور ہلکی سی شیو سب اسکی پرسینیلٹی کو کامپلیمنٹ کرتے تھے۔ "آپ لوگ بیٹھیے میں اپنی مدر کو لے کر آتا ہوں۔۔ کیا لیں گی آپ لوگ اس وقت۔۔۔ جوس چائے کسی بھی تکلف کے بغیر بتائیے گا۔ "شہیر نے اٹھتے ہی پوچھا۔
سر بس چائے پلوا دیں۔ کوئی اور تکلف مت کی جیئے گا پلیز "ادینہ نے سہولت سے صرف چائے کا کہا"

شہیر اندر کی جانب بڑھ گیا

۔"یہ سچ میں اتنے ہی کائینڈ ہیں۔۔یا آپکے لیئے کوئی اسپیشل آفر ہے "روحہ نے مشکوک نظروں سے ادینہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔"شٹ اپ ڈفر سر سب کے ساتھ اتنے ہی نائس ہیں اور ویسے بھی ہم یونیورسٹی فیلو رہ چکے ہیں سو اس وجہ سے بھی میری فرینکنیس ہے۔"اتنی دیر میں وہ اپنی ماما کو لے آیا تعرف کروایا تو وہ روحہ کو دیکھ کر نثار ہو گئی۔

شفاف گندمی رنگت، پتلے سے ہونٹ اور سب سے نمایاں اسکی اوپر کو مڑی گھنیری پلکیں تھیں جو اسکی معصومت میں اضافہ کرتی تھیں۔کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کر کے جب وہ اٹھیں تو بارش تھم چکی تھی۔شہیر نے اپنی کار پہ انہیں ڈراپ کیا۔مگر سارے راستے بیک ویو مرر سے شہیر کی نظروں نے جتنا اسے ڈسٹرب کیا اس نے اترتے ہوئے اسے چھچھورا کا لقب دیا

ادینہ اور روحہ تین بہنیں تھیں۔انکے والد ابرار صاحب دل کے مریض ہونے کی وجہ سے کوئی کام کرنے کے نہیں تھے۔ریٹائرڈ سرکاری ملازم تھے۔اچھے وقتوں میں اپنا گھر بنالیا۔پینشن اور ایک دکان پر گزر بسر تھی۔بیٹیاں سب سکالرشپ پہ پڑھ لکھ گئیں۔سب سے بڑی بسمہ نے ایم اے اکنامکس کیا اور ساتھ ہی اسکی شادی ابرار صاحب کے دوست کے بیٹے سے ہو گئی۔اچھے کھاتے پیتے لوگ تھے۔دوسرے نمبر پہ ادینہ تھی جو ایم بی اے کے بعد جاب کر رہی تھی۔اسکا نکاح خالہ کے بیٹے سے ہوا تھا جو آسٹریلیا رہتا تھا۔ادینہ کا ویزا نہیں لگ رہا تھا سو ادینہ نے جاب شروع کر دی۔سب سے چھوٹی روحہ آئی ار میں ماسٹرز کر رہی تھی ابھی اسکا فرسٹ سمسٹر چل رہا تھا۔

شہیر اپنے والدین آسیہ اور رزاق صاحب کا اکلوتا بیٹا ہے،ایک بہن ہے زنیرہ جو اپنے شوہر ولی اور دو بچوں کے ساتھ ملک سے باہر جرمنی میں ہے۔شہیر ایم بی اے کے بعد اپنی گارمنٹس فیکٹری کھولتا ہے جس میں وہ زیادہ تر اپنی یونی کے ٹوپ اسٹوڈینٹس کو چانس دیا جن میں ادینہ بھی تھی۔شہر کے مل اونرز میں انکا شمار ہوتا تھا۔

روحہ یار یہ ڈائجسٹ چھوڑو اور میرے ساتھ کچن میں آؤ شہیر کی ممی آئی ہیں۔"ادینہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔"کیا!!!وہ کیا کرنے آئی ہیں۔"روحہ حیرت سے چلائی۔"بے وقوف آہستہ بولو ہمارا گھر اتنا بڑا نہیں کہ ایک کمرے کی آواز دوسری جانب نہ جائے۔"ادینہ نے دانت پیستے ہوئے گھر کا۔"میں یہ مان نہیں سکتی کہ آپکو پتہ نہ ہو۔سیدھی طرح بتائیں۔نہیں تو میں آپکے ساتھ کچن میں نہیں جاؤں گی۔"ادینہ نے اسکی دھمکی پر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔"007 کی اماں نہ بنو سیدھی طرح چلو" "بتا رہی ہیں یا۔۔۔۔"روحہ نے اسے زچ کیا۔"تمہارا رشتہ لائی ہیں شہیر کے لیئے۔"کیا"روحہ کی چیخ کا گلہ بر وقت ادینہ نے اسکے منہ پر

ہاتھ رکھ کر دبایا۔

کہا۔"آف کیا ہو گیا ہے تمہیں مرواؤ گی کیا۔۔۔ویسے یہ خوشی کی چیخ تھی یا صدمے کی"ادینہ نے اسکے منہ پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کورس صدمے سے۔۔۔اس چھچھورے کی اتنی ہمت۔"روحہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ شہیر کا دماغ درست کر آئے۔"واٹ نانسینس روحہ، دنیا مرتی ہے اس پہ۔۔۔اتنے ڈیسینٹ ہیں وہ۔"ادینہ نے کسی قدر برا مانتے ہوئے کہا۔"تو وہ کیوں اس دنیا پر نہیں مر گیا۔"روحہ نے برا منہ بناتے ہوئے کہا"اچھا ابھی تو میرے ساتھ چلو یا امی کو بلاؤں"ادینہ نے گھر کتے ہوئے کہا۔

جیسے ہی وہ چائے کے لوازمات سے بھری ٹرالی لے کر ڈرائینگ روم میں انٹر ہوئی شہیر کے ممی اور ڈیڈی نے کھڑے ہو کر اسکا استقبال کیا۔ وہ چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر انکی محبت پہ شرمندہ ہو کر ان سے ملنے کو خود آگے بڑھی۔شہیر کی ممی نے بیٹھتے ہوئے اسے اپنے پاس ہی بٹھالیا۔

چائے خوشگوار ماحول میں پی گئ۔واپس جانے سے پہلے شہیر کی ممی نے اسکے ہاتھ پہ ہزار ہزار کے کتنے ہی نوٹ رکھے۔"ارے بہن جی ابھی یہ مت کریں ہمیں سوچنے کا تو موقع دیجئیے داماد وں سے بات کر کے ہم جلد ہی آپکو جواب دیں گے۔"روحہ کی امی نے روحہ سے پیسے لے کر واپس پکڑاتے ہوئے کہا۔"ارے نہیں بہن یہ تو بس ہم ویسے ہی اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں۔آپ اطمینان سے سوچیں لیکن جواب ہیں ہاں میں ملے"شہیر کی ممی نے روحہ کو ساتھ لپٹاتے ہوئے کہا۔"انشااللہ"سب کے منہ سے بے اختیار ایک ہی لفظ نکلا۔

اگلے کچھ دن روحہ کی زندگی کے سب سے مشکل دن تھے۔کیونکہ اگلے دن ہی اسکے امی ابو شہیر سے مل آئے۔اسی رات داماد وں کو تفصیل بتائ۔موسی جسکے ساتھ ادینہ کا نکاح ہوا تھا وہ ادینہ کے توسط سے شہیر کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔سو اس نے تو فوراً رضامندی دے دی۔ جبکہ بسمہ اور اسکا شوہر رمیز جو کہ کراچی دہتے تھے۔ایک دو دن میں ہی لاہور آگ ئے شہیر سے مل کر اطمینان کیا اور ان لوگوں کو ہاں میں جواب دے دیا۔اس تمام وقت میں روحہ خاموش تماشائ تھی۔آخر بسمہ کے آگے پھٹ پڑی جب وہ اسے شہیر کے حوالے سے چھیڑ رہی تھی ادینہ بھی پاس بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پہ آفس کا کام کر رہی تھی۔"بس کریں آپ سب تنگ آگئ ہوں میں گھر میں یہ سب باتیں سن کر۔۔۔نہیں کرنی مجھے کسی کے ساتھ شادی۔"غصے میں بسمہ کو ٹوکتی وہ ہاتھوں پر چہرہ جھکا کر رو پڑی۔بسمہ تو اسکے ری ایکشن پر شاکڈ رہ گئ۔جبکہ ادینہ کی حالت میں رتی برابر فرق نہیں آیا۔"کیا کہہ رہی ہے یہ"بسمہ کے منہ سے بمشکل یہ القاظ نکلے۔۔اس نے ادینہ کی طرف رخ موڑ کر پوچھا۔روحہ سے وہ بہت پیار کرتی تھی شادی سے پہلے ماں بن کر اسکا خیال رکھتی تھی۔بے اختیار اسکو اپنے ساتھ لپٹایا"بکواس کر رہی ہے اسکو کرنے دیں""آپ ہوتی کون ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والیں

روحہ چلا کر بولی اسکی اونچی آواز سن کر صفیہ بیگم گھبرا کر اندر آئیں۔"کیا ہوا ہے"انہوں نے گھبرا کر پوچھا"پوچھیں ان سے کیوں میری

زندگی کا فیصلہ یہ کر رہی ہیں۔یہ کوئی سبجیکٹ سلیکشن یا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کا معاملہ نہیں ہے جو میں ان پر ڈیپینڈ کروں گی۔۔ میری زندگی کا معاملہ ہے یہ "ادینہ کی جانب غصے سے دیکھتی آنسو صاف کرتے بولی "ادینہ تم نے تو کہا تھا کہ روحہ راضی ہے۔ "بسمہ نے حیرت سے ادینہ کی جانب دیکھا جو غصے سے لیپ ٹاپ بند کر رہی تھی۔ "ادینہ "صفیہ بیگم نے بھی بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا۔ "کیا ادینہ۔۔یہ کوئی بھی بے تکا فیصلہ کرے گی تو کیا ہم مان لیں گے۔۔ہاں اس نے انکار کیا تھا اور جس بات پر کیا تھا وہ بات بتاؤں تو آپ ایک لگائیں گی اسکو "ادینہ نے ماں کو دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے بسمہ کو بارش والے دن کی بات من و عن سنائی اور یہ بھی کہ واپسی پر روحہ کو بار بار دیکھنے کی وجہ سے روحہ نے اسکا نام چھچھورا رکھا۔روحہ کو امید نہیں تھی کہ وہ ماں کے سامنے یہ سب کہہ دے گی۔وہ دونوں مسکرانے لگیں۔ "اسکو یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ اگر وہ غلط بندہ ہوتا تو رشتہ کیوں بھیجتا۔اتنی چاہت سے اس ڈفر کا ذکر کرتے ہوئے اس نے آنٹی کو گھر بھیجنے کی پرمیشن لی تھی۔اتنا اچھا لڑکا ہے کس بات پہ ہم اسے ریجیکٹ کریں۔ "ادینہ نے اچھی خاصی اسے جھاڑ پلائی۔ "بس مجھے نہیں کرنی شادی وادی۔ "دیکھ روحہ تو نے مجھے کبھی نہیں ستایا اب فضول کی باتیں نہ کر۔ میں تیری بے مقصد باتوں میں اتنا اچھا رشتہ نہیں گنوا سکتی۔بسمہ تم ہی سمجھاؤ اسے "صفیہ بیگم اسکے عزر کو خاطر میں لائے بغیر باہر چلی گئیں۔ "مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔اتنا اچھا لڑکا ہے۔ سب کچھ ہے اسکے پاس تمہیں چاہت سے اپنا رہا ہے۔ "بسمہ نے اسکے گود میں رکھے ہاتھوں میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

میں۔۔میں اس سب کے لیئے تیار نہیں ہوں ویسے بھی فرسٹ امپریشن از دا لاسٹ امپریشن۔ "" بالکل غلط روحہ اس ریلیشن میں" آپ ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سمجھ ہی نہیں پاتے فرسٹ امپریشن کا ریزن تو بالکل بھی ویلڈ نہیں ہے۔ "بسمہ نے اسے رسانیت سے سمجھاتے ہوئے کہا۔ "اوئے ہوئے فرسٹ امپریشن ایک دو ملاقاتیں کروا دوں "ادینہ نے شرارت سے کہا۔

جی نہیں آپ تو رہنے ہی دیں "روحہ نے غصے سے اسے دیکھا "دیکھو میری جان امی ابو ہم سب اس رشتے پر بہت خوش ہیں۔کیا ہم سب کا" لائف ایکسپیرنس تمہارے لیئے کوئی معانی نہیں رکھتا "" میں نے یہ تو نہیں کہا "روحہ نے جلدی سے کہا۔ "تو پھر ہم پر بھروسہ رکھو انشااللہ وہ بہت اچھا ثابت ہو گا تمہارے لیئے "بسمہ نے اسے خود سے لگاتے تسلی دی۔

اگر تمہیں لو ایٹ فرسٹ سائیٹ پر یقین نہیں آرہا تو میں شہیر کو کہتی ہوں تمہیں تفصیلی کال کرے اور اپنے دل کا حال سنائے "ادینہ" اب بھی شرارت سے باز نہیں آئی۔ "خبردار جو آپ نے انہیں میرا نمبر دیا "" انہیں ں ں ں ں "" بس کرو مت تنگ کرو "بسمہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے گھرکا۔

کیا!!! سچ میں لیپا یہ رشتہ میرا ہارٹ فیل کروائے گا "روحہ رونے والی ہو گئی نکاح کی خبر سن کر۔رشتہ طے ہوتے ہی مہینے بعد منگنی کی" ڈیٹ فکس ہو گئی اور اب منگنی سے ایک ہفتہ پہلے شہیر کے گھر والوں کی طرف سے نکاح کی ڈیمانڈ آگئی۔

آہاں۔۔ایسے نہیں کہتے۔دیکھو جانی انکی ریزن بھی جینوئن ہے۔۔اب اسکی بہن کم از کم دو تین سال تک دوبارہ پاکستان نہیں "

آ سکتیں۔ تو نکاح کا ایوینٹ ہی تو سب سے زیادہ امپورٹنٹ ہوتا ہے۔ اگر وہ اس منگنی کو نکاح میں بدل دیتے ہیں تو ہمیں اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔"

بسمہ جو اسکی منگنی کے لیئے آئی تھی اسے سمجھاتے ہوئے بولی "ہاں ابھی وہ نکاح کا کہہ رہے ہیں پھر اسی دن رخصتی کا بھی کہہ دیں گے۔ آپ سب تو ویسے بھی مجھے نکالنے کو تیار بیٹھے ہیں۔" اپنے دل کی بھڑاس نکالتے آخر وہ گھٹنوں میں سر دیئے رو پڑی۔ وہ سب بازار سے آکر ابھی لاؤنج میں بیٹھی ہی تھیں کہ شہیر کے گھر سے نکاح کرنے کا فون آگیا۔

اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو میں شہیر کو کہتی ہوں کے رخصتی بھی کروالو۔" ادینہ کے شرارتی انداز پہ روحہ کو گویا مرچیں لگ گئیں۔" انکو چپ کروالیں آپ" بسمہ کو کہتے اسنے ادینہ کی جانب اشارہ کیا۔" کچھ نہیں ہوتا یار چیئر اپ" اس نے ادینہ کو گھورتے ہوئے روحہ کو پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔

کب اس نے ایجاب و قبول کیا وہ نہیں جانتی تھی۔ بس اسے یہی ڈر لگا ہوا تھا کہ کہیں رخصتی کا آرڈر نہ آجائے۔ نکاح کی تقریب شہیر کی فیملی نے دیوان خاص میں ارینج کی ہوئی تھی۔ اسکا ماننا یہ تھا کہ لڑکی کے گھر والوں پہ کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ کچھ پس و پیش کے بعد روحہ کے پیرینٹس مان گئے۔ نکاح کے بعد جب روحہ کو شہیر کے ساتھ بٹھانے کے لیئے لایا گیا تو روحہ کے چہرے پر الگ سے ریڈ کلر کے دوپٹے کا گھونگٹ گرایا گیا تھا۔ روحہ کا ڈریس آف وائٹ راجھستانی فراک اور ریڈ چوڑی دار پاجامہ تھا جبکہ دوپٹہ بھی آف وائٹ تھا۔ شرٹ اور دوپٹے پر ریڈ کام ہوا تھا۔ شہیر آف وائٹ شلوار قمیض پر آف وائٹ واسکٹ پہنے ہوئے بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ جیسے جیسے روحہ بہنوں کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہی تھی شہیر کے دل کی دھڑکن بھی بڑھا رہی تھی۔ اور بیک گراونڈ پہ مومنہ مستحسن اور دانیال ظفر کی آواز

میں یہاں ہوں منتظر

تم وہاں ہو بے خبر

اور ہلکے ہلکے سے من چاہے

مانگا جس کو وہ مل جائے

ہئے سو سال کو یہ رات تھم جا

اور ایک ہو جائیں ہم تم

ماحول کو مسمرائز کر رہی تھی۔ شہیر اپنی جگہ سے کھڑا ہو چکا تھا جوں ہی وہ اسٹیج کے قریب آئی۔ شہیر نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما اور

اسے اسٹیج کے اوپر آنے میں مدد دی۔" جیجا جی گھونگھٹ اٹھائیں۔"شہیر ادینہ کی آواز پر اسکے سامنے مسکراتا ہوا کھڑا ہوا اور جیسے ہی گھونگھٹ الٹا سب کی تالیوں کے بیچ ساتھ ہی اسٹیج پر ترتیب سے چاروں جانب لگے ویڈنگ فاؤنٹینز چل پڑے۔ روحہ کو دیکھ کر شہیر بس اتنا ہی کہ پایا سٹینگ بیوٹی۔

دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔"ماشااللہ! میری بھابھو تو بہت ہی پیاری ہے۔اب سمجھ آیا یہ گلیشئیر پگھل ئے روحہ اور شہیر دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ بڑھ کر روحہ کی پیشانی چوم لی۔ شہیر نے محبت کیسے گیا۔"زنیرہ نے اسٹیج پہ آتے ہو پاش نظروں سے روحہ کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اسکی بندیا ٹھیک کی جو روحہ کے پیار کرنے سے اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھی۔ شہیر کے ہاتھوں کے لمس سے روحہ اندر تک کانپ گئی۔ سب نے ہوٹنگ کی۔

جیجا جی جتنے آپ فاسٹ جا رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہیں آج رخصتی بھی نہ کروالیں۔"ادینہ نے روحہ کے دل کا سوال کیا۔"ہو بھی سکتا" ہے۔آپکی بہن کے تیور میری نیت خراج کر رہے ہیں۔"شہیر کی مسکراتی آواز میں دیئے جانے والے جواب نے روحہ کے اوسان خطا کر دئیے۔اس نے بے یقین نظروں سے شہیر کی طرف دیکھا۔ جس کی مسکراتی آنکھوں میں شرارت تھی۔روحہ نے واپس نظریں جھکا لیں۔ مگر دماغ رخصتی والی بات پر اٹک گیا۔ جیسے ہی سب کھانے کی طرف متوجہ ہوئے نے آہستگی اسنے روحہ کا ہاتھ تھاما اور اپنی واسکٹ کی جیب میں سے نہایت خوبصورت انگوٹھی اسکے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنائی۔روحہ تو جی جان سے کانپ گئی۔

ڈونٹ یو وری روحہ وہ صرف ایک مزاق تھا۔ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا"شہیر نے اسکی خوبصورت جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اسکی آنکھوں میں موجود خوف دیکھ چکا تھا۔روحہ نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا۔"ٹرسٹ می"شہیر نے اسکا ہاتھ دبا کر یقین دلایا۔" تھینکس"روحہ نے بمشکل کہا۔ فنکشن ختم ہوا تو شہیر نے روحہ کو اسکے گھر چھوڑنے کا کہا۔

ان میں رشتہ بھی ایسا مضبوط تھا کہ کسی کو اعتراض نہ ہوا۔ سب نے انکے گاڑی میں بیٹھتے ہی ہوٹنگ کی۔ شہیر مسکراتا ہوا گاڑی بڑھا لے گیا۔

روحہ مجھے ادینہ نے آپکے فون اینڈ میسجز پر کنٹیکٹ نہ کرنے کے کنسرنز کا بتایا ہے آئی لائک یور اپروچ۔"شہیر نے گفتگو کا آغاز کیا۔ لیکن" دوسری جانب خاموشی تھی۔

آپکو ہاکی پسند ہے یا کرکٹ""جی!!!"شہیر کے اتنے غیر متوقع سوال پر اس نے حیران ہو کر کہا۔"شکر آپ کچھ بولیں تو صحیح۔۔ویسے" اگر میں یہاں سے آپکو لے کر غائب ہو جاؤں تو"شہیر کی بات پر تو روحہ کا سانس خشک ہو گیا۔اس نے خوف سے پھٹی آنکھوں سے شہیر کو دیکھا۔"کڈنگ یار سریسلی۔۔روحہ"روحہ کی آنکھوں میں آنسو سمٹتے دیکھ کر شہیر کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

روحہ چہرہ ہاتھوں میں لیئے سسک پڑی۔ شہیر نے سڑک کی سائیڈ پر گاڑی روکی۔"روحہ۔۔ ہنی پلیز سوری جسٹ کڈنگ ڈئیر۔آپکی سٹڈیز

کمپلیٹ ہونے تک ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ رئیلی سوری آئی ڈڈنٹ مین ٹو ہرٹ یو" شہیر نے اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔ اسکے آنسو صاف کیئے اور پھر بے اختیار اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

بڑی مشکل سے اس نے اپنے جذبات پہ کنڑول کیا اور سیدھا ہوتے ہوئے اسکے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ شہیر کی اس حرکت پر پہلی مرتبہ روحہ کا اوکے "روحہ نے اپنا دل اسکی جانب کھینچا۔ "ایکسٹریملی سوری" شہیر نے بمشکل اس پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے کار سٹارٹ کی۔ اٹس سانس بحال کرتے ہوئے کہا۔ شہیر نے اسٹیریو آن کیا جس پر

Moths by Racing glaciers

چل رہا تھا اور اسکی ہر لائن شہیر کی حالت کی ترجمانی کر رہی تھی۔

I knew you were danger

I knew you were harm

But I kept on coming

Like a moth to a flame

I'm your stranger

On neon roads

So come on over

My glowing rose

I need your danger

I need your harm

To pull me closer

باقی راستہ خاموشی سے گزرا۔ گھر کے باہر گاڑی روکتے ہوئے شہیر نے آہستہ سے اسکا ہاتھ تھام کر کہا "آئی ول مس یو۔" روحہ کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں کانپ گیا۔ شہیر اسکا ہاتھ چھوڑ کر گاڑی سے اترا جہاں بسمہ اور اسکا ہزبینڈ پہلے سے ہی انکے منتظر تھے۔ شہیر سب سے مل کو اور روحہ کا روپ آنکھوں میں بسا کر واپس چلا گیا۔

-____________________________

آخر تمہیں ایسا کون سا ڈریس چاہیئے۔ ایک گھنٹے سے ہم پھر رہے ہیں لیکن تمہیں کچھ پسند ہی نہیں آرہا۔ اب یہ لاسٹ شاپ ہے۔ یہاں"

کچھ پسند نہیں آیا تو ہم واپس چلیں گے" روحہ کی یونیورسٹی میں کوئی فنکشن تھا جس کے لیئے اسے ڈریس چاہیئے تھا۔ ادینہ جیسے ہی آفس سے آئی وہ لنک روڈ لے آئی۔

اسلام علیکم بیٹا! واٹ آپلیزنٹ سرپرائز" ابھی وہ ایک سوٹ نکال کر دیکھ ہی رہیں تھیں کہ انہیں اپنے بالکل پیچھے شہیر کی ممی کی آواز" سنائی دی۔" اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ" دونوں باری باری ان سے ملیں شہیر بھی ساتھ تھا۔ بلیک جینز اور اسکائی بلیو پولو ٹی شرٹ پہنے وہ پورے ماحول پر چھایا ہوا الگ رہا تھا۔ چہرے پر وہی نرم سا تاثر جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھا۔ ہلکی سی شیو اور روحہ کو دیکھتی چمکتی آنکھیں۔ روحہ نے ایک بے اختیار نظر کے بعد دوبارہ دیکھنے سے گریز کیا۔

اور بھئی کس کی شاپنگ ہو رہی ہے۔" شہیر کی ممی نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔" آنٹی کل اسکی یونی میں کوئی فنکشن ہے بس اسی کس لیئے" ڈریس لینے آئے ہیں۔" ادینہ نے روحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔" اچھا گریٹ، بھئی شہیر کی چوائس بہت کلاسک ہوتی ہے۔ جاؤ شہیر اسکو لے جاؤ اچھا سا ڈریس دلانا۔ میں تو خود اپنے ہر فنکشن کی شاپنگ اسی کے ساتھ کرتی ہوں۔ میں اور ادینہ تب تک اپنے لیئے دیکھتے ہیں۔ چلو بیٹا۔" وہ دونوں حیران روحہ کو اسی کیفیت میں چھوڑ گئیں۔

چلیں مسز" شہیر گم صم کھڑی روحہ کو دیکھ کر مسکراہٹ دباتا اس سے بولا۔ ابھی تو روحہ کو دیکھ کر اس نے اسکے ساتھ شاپنگ کرنے کی" خواہش کی تھی کہ ممی نے اسکا انتظام بھی کر دیا۔" تھینکس ممی" دل میں ماں کا شکریہ ادا کرتا روحہ کو لیئے آگے بڑھا۔" آئی تھنگ یہ آپکو سوٹ کرے گا۔" ایک بہت خوبصورت پیچ اور پنک کے کنٹراسٹ میں شہیر نے اسکے لیئے سوٹ لیا۔ وہ اتنے مہنگے برینڈ کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" یہ تو بہت ایکسپینسیو ہو گا۔" روحہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

ڈزنٹ میٹر ڈیئر" شہیر نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما اور کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا"

اسے لیئے وہ میکڈونلڈ آیا۔" کیا لیں گی آپ۔"" مجھے بھوک نہیں ہے" روحہ کے لیئے اسکے ساتھ بیٹھنا بہت مشکل کام لگ رہا تھا۔ وہ نظریں جنہوں نے پہلی مرتبہ الجھن میں مبتلا کیا تھا آج اسکے دل کو الگ ہی لے میں دھڑکا رہی تھیں۔ یہ یقیناً اس رشتے کا اثر تھا جو انکے مابین بن گیا تھا۔

آپکو بھوک نہیں لیکن مجھے شدید بھوک لگی ہے کیا آپ اچھی بیوی کی طرح میرا ساتھ نہیں دیں گی۔" شہیر کا آنچ دیتا لہجہ اسکے گال دہکا" گیا۔ بے چارگی سے اسکی جانب دیکھ کر نظر جھکالی۔" اوکے آئسکریم چلے گی۔" روحہ نے مجبور ہو کر آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ آرڈر کرنے چلا گیا۔" جہاں تک میری انفارمیشن ہے تو آپ آئی آر اسٹوڈنٹ ہیں سائینٹسٹ نہیں۔" شہیر نے بڑی سنجیدگی سے روحہ سے پوچھا روحہ نے اسکی بات کا مقصد نہ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

پھر آپ آئسکریم کا کون سا فارمولا ایجاد کرنے کا سوچ رہی ہیں" شہیر نے سنجیدگی سے روحہ کو کہا جو آئسکریم کا کپ سامنے رکھے شہیر کی"

بار بار خود پر پڑنے والی نظروں سے نروس ہو رہی تھی۔ا۔"آپ میری طرف دیکھنا بند کریں گے تو میں کھاؤں گی۔آپ مجھے نروس کر رہے ہیں"روحہ نے کسی قدر خفگی اور بے چارگی سے کہا۔شہیر اپنی بے ساختہ مسکراہٹ نہیں روک پایا۔"اوکے میں آنکھیں بند کرتا ہوں اس شرط پہ کے آپ مجھے بھی کھلائیں گی

روحہ کا دل بے حد زور سے دھڑکا۔"چلیں پھر آپ اپنا اپ پکڑیں ممی کی مسڈ کال آئی ہے انکے پاس چلتے ہیں۔"شہیر کو اسکی حالت پر ترس آگیا سو اس نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ بدلتے ہوئے اسے چلنے کا کہا تو اسکی سانس بحال ہوئی۔

مبارک ہو بھئی تمہاری ساس تمہیں اسلام آباد لے کر جانا چاہتی ہیں"آپ تو ہمیشہ بری خبر لے کر ہی آتی ہیں"روحہ نے منہ بناتے ہوئے" کہا۔ابھی وہ بات کر ہی رہیں تھیں کہ صفیہ بیگم انکے کمرے میں آئیں۔"روحہ بیٹا تمہاری ساس تمہیں اپنے ساتھ ایک شادی میں اسلام "آباد لے جانا چاہیی ہیں۔

امی ابھی میں رخصت تو نہیں ہوئی نہ"روحہ نے جھنجھلا کر ماں کو کہا۔"بیٹا مگر تم اس گھر کی بہو تو ہو نہ اور پھر نکاح ہوا ہے میں انکار کر ہی" نہیں سکتی۔دیکھو بیٹا انہوں نے مجھ سے بہت مان سے کہا ہے۔

امی پی ی ی۔۔۔"روحہ نے بے چارگی سے کہا۔"اوکے""چلو پھر تیاری پکڑو وہ شام میں تمہیں لے جائیں گی"روحہ نے بے دلی""
سے پیکنگ کی۔وہ تو سوچ سوچ کر ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی کہ اتنے دن شہیر کی جزبے لٹاتی آنکھوں کا سامنا کیسے کرے گی۔شام میں آسیہ بیگم اسے خود لینے آئیں اور ساتھ میں روحہ کی حفاظت کرنے کی۔

گڈ ایوننگ ایوری ون"وہ جو تھکا ہارا آفس سے رات گئے گھر داخل ہوا تھا۔ممی اور پاپا کے ساتھ ایک تیسرے وجود کو ڈائننگ ٹیبل" پر سب کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھ کر حیران ہوا۔کیونکہ اسکی بیک شہیر کی جانب تھی۔"بیٹا ہم تو اب گڈ نائٹ کہنے والے تھے تمہاری ابھی تک ایوننگ چل رہی ہے۔"پاپا نے لطیف سا طنز کرتے ہوئے روحہ کے برابر بیٹھنے کا کہا جو ابھی تک روحہ کی آمد سے بے خبر تھا۔آگے بڑھتے جوں ہی شہیر قریب آیا۔روحہ کو دیکھتے وہیں شاکڈ رہ گیا۔اور روحہ اسکی تو دھڑکن شہیر کے قریب آتے ہی تیز ہو گئی تھی۔

جیسے ہی اسکی نظر روحہ پر پڑی اس نے حیرت سے آسیہ بیگم کو دیکھا انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا"سرپرائز فار یو،شعیب بھائی نے مرتضی "ہے تاکید کی تھی کہ روحہ کو لازمی لے کر آئیں سو میں آج شام میں ہی اسے لے آئی تھی کی شادی کا انویٹیشن دیتے ہو

ویری پلیزنٹ سرپرائز،میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر آپکو ڈنر پہ جوائن کرتا ہوں"آسیہ بیگم کے بڑے بھائی اسلام آباد میں رہتے تھے" جن کے بیٹے کی شادی کے لئیے ان سب نے کل صبح نکلنا تھا۔جیسے ہی شہیر اپنے کمرے کی جانب جانے کے لئیے بڑھا جو کہ اوپر کے پورشن میں تھا،تو روحہ کی سانس بحال ہوئی۔"اف اس بندے کے سامنے میں اتنا کیوں گھبراتی ہوں۔

خود کو ملامت کرتے اس نے سوچا۔ شہیر کے آنے سے پہلے اس نے جلدی جلدی کھانا ختم کیا۔ "ارے بیٹا اور لو نہ تم تو چڑیا جتنا کھاتی] نے ہو۔ "شہیر کے پاپا نے اسکو اٹھتے ہوئے دیکھا تو بولے۔ "بس انکل میں اتنا ہی لیتی ہوں۔ """ انکل نہیں پاپا۔۔۔اوکے "انہوں کرسی سے اٹھتے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا" اور مجھے ممی" "ممی غالبا شہیر کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔ "پاپا آپ اس وقت چائے لیں گے یا کافی "روحہ نے جلدی سے ان سے پوچھا" واہ بھئی یہ ہوتی ہیں بیٹیاں۔۔۔بیٹا کافی چلے گی "انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئے۔

اور ممی آپ "روحہ نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ "میری جان میں کچھ نہیں لوں گی۔ تم بس اپنے پاپا اور شہیر کے لئیے بنا دو" آسیہ "بیگم نے نہایت محبت سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ برتن اٹھانے لگی "ارے بیٹا دہنے دو، وسیم اٹھا لے گا۔

آسیہ بیگم نے روحہ کو برتن اٹھاتے دیکھ کر ٹوکا اور ملازم لڑکے کا نام لیا۔ "کوئی بات نہیں ممی "اس نے سہولت سے کہا۔ کچن میں آکر وسیم سے کافی کی چیزوں کا پوچھا اور دل میں دعا کرنے لگی کہ شہیر سے ابھی سامنا نہ ہو۔ کیونکہ اسکی آواز اب ڈائینگ روم سے آرہی تھی۔ جیسے ہی وہ کافی بنا کر فارغ ہوئی اور دودھ فریج میں رکھنے کے لئیے مڑی دروازے میں کھڑے شہیر سے نظر ملی۔ اس نے بھرپور نظروں سے روحہ کو دیکھ کر وسیم کو بلایا "ممی کہہ رہی ہیں کے ٹیبل سے برتن اٹھا لو۔ "روحہ دھڑکتے دل سے فریج کی جانب مڑی۔ "تو آپ مجھ سے چھپ کے یہاں بیٹھی ہیں "شہیر اندر آکر اسی سلیب کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا جہاں کافی کے کپ پڑے تھے۔ "جی نہیں میں کیوں چھپوں گی آپ سے "روحہ نے اپنا لہجہ مضبوط بنانے کی کوشش کی۔

واپس آکر ٹرے میں کپ رکھنے لگی۔ مگر اسکے ہاتھوں کی لرزش شہیر سے چھپی نہیں رہی۔ "میں اس کافی کو کسی صورت مس نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ کے ہاتھوں کی شیو رنگ دیکھ کے لگ رہا ہے میری یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ سو بہتر ہے کہ یہ ٹرے میں پکڑ لوں۔ اور ممی نے آرڈر دیا ہے کہ آپکو اوپر کا پورشن دکھاؤں۔ سو چلیں "شہیر نے اسکے ہاتھ سے ٹرے لیتے ہوئے کہا۔ "آپ ادھر رکیں میں پاپا کو کافی دے آؤں۔

شہیر نے روحہ کو سیڑھیوں کے پاس رکنے کا کہا اور خود پاپا کو کافی دینے چل پڑا۔ آتے ساتھ ہی اس نے روحہ کو ہاتھ سے آگے بڑھنے کا کہا۔ اوپر کے سب رومز دکھا کر آخر میں وہ اپنے کمرے کی جانب آیا۔

اور یہ ہے ہمارا روم "وہ جواب تک اسکے ساتھ چلتے ہوئے اپنا اعتماد بحال کر چکی تھی۔ شہیر کے آنچ دیتے لہجے میں کہے الفاظ اسکا اعتماد " بکھیرنے لگے۔ نہایت ڈیسینٹ سیٹنگ۔ رائل بلو اور ڈل گولڈ کی کلر اسکیمینگ کا تمام فرنیچر تھا۔ روم میں انٹر ہوتے ہی جہازی سائز بیڈ تھا۔ بیڈ کے دائیں جانب کی پوری وال گلاس کی تھی جس پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ بیڈ کے آگے خوبصورت سا کاؤچ تھا۔ بیڈ کے سامنے دیوار پر ایل سی ڈی نسب تھی۔ بیڈ کے بائیں بانب ڈریسنگ روم اور اس سے آگے واش روم تھا۔ گلاس وال کے ساتھ ایک دروازہ ٹیریس

کی جانب کھلتا تھا۔ بیڈ کے سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک رائٹنگ ٹیبل اور چیئر ساتھ میں لیپ ٹاپ اور اسٹیریو تھا۔ شہیر نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھی۔ پھر روحہ کو کاؤچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور رائیٹنگ ٹیبل کے ساتھ رکھی چیئر اسکے سامنے رکھتا ہوا اس پر بیٹھ کر کافی پینے لگا۔

"کیسا لگا آپکو یہ روم۔" روحہ کو نظروں کے فوکس میں رکھ کر اس نے پوچھا۔ "بہت اچھا"

کوئی چینجز کروانی ہیں۔" "نہیں" روحہ کے مسلسل ادھر ادھر دیکھنے پر شہیر کچھ دیر اسکی اس حرکت کو نوٹ کرتا رہا۔ "روحہ آپ اس" رشتے سے خوش ہیں" شہیر نے جانچتی نظروں سے روحہ کو دیکھا۔ اس نے حیران ہو کر شہیر کی جانب دیکھا "آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں"

مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ خوش نہیں ہیں۔ جب بھی ہم ملے ہیں آپ نے ہاں ہوں نہیں اور جی کے علاوہ کبھی کچھ نہیں کہا اور آپ" میری طرف دیکھنا بھی اوائیڈ کرتی ہیں۔ از دیر سم تھنگ رونگ ان آور ریلیشن شیپ" "ایسی بات نہیں ہے۔ ایکچولی میں نے ابو کے علاوہ کبھی کسی لڑکے سے بات نہیں کی۔ اور شروع سے میں اتنی کانفیڈینٹ نہیں ہوں جتنی ادینہ آپا یا بسمہ اپیا ہیں۔ اور ویسے بھی آپ پتہ نہیں کیسے دیکھتے ہیں مجھے کہ میں کنفیوز ہو جاتی ہوں۔۔۔ مجھ سے آپکی طرف نہیں دیکھا جاتا۔" روحہ نے سادگی سے اسے سب بتایا جو بھی وہ اسکے بارے میں فیل کرتی تھی۔ شہیر کے سنجیدہ لہجے پر اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ اسکی سادگی پر شہیر اپنی بے ساختہ مسکراہٹ روک نہیں پایا

۔" پلیز آپ ادینہ اپیا کو یہ سب مت بتائیے گا وہ پہلے ہی کہتی ہے مجھے کسی بات کی عقل نہیں اور شہیر تمہاری نروس نیس سے کہیں یہ نہ سمجھیں کے تم اس رشتے سے خوش نہیں۔ لیکن سیریسلی ایسا نہیں پتہ نہیں مجھے آپکے سامنے کیا ہو جاتا ہے۔ پلیز سوری" جس بات کا ڈر ادینہ کو تھا وہی بات ہو گئی۔

اٹس اوکے ڈئیر میں کسی کو کچھ نہیں بتاتا ایک کام کرتے ہیں کچھ عرصے کے لئیے بھول جاتے ہیں کہ ہم ہزبینڈ اینڈ وائف ہیں فرینڈز بن" جاتے ہیں، فرینڈز تو ہیں نہ آپکی؟" روحہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر شہیر اس سے اسکی یونیورسٹی اور پسندیدہ چیزوں کے بارے میں پوچھتا رہا تا کہ اسکی نروس نیس کم ہو" پھر فرینڈز

کچھ دیر بعد جب وہ سونے کے لئیے اٹھنے لگی شہیر نے اسکے سامنے اپنا دایاں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔ "وہ تو ہم بن گ ئے ہیں نا" روحہ نے اسکے پھیلے ہاتھ سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ "نہیں بھئی ہاتھ ملاتے ہیں تو صحیح فرینڈز بنتے ہیں" شہیر اسکے سامنے کھڑے ہوتے بولا "اور یہ ایٹی کیٹس کے سخت خلاف ہے کہ ایک شخص آپکے طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے اور آپ تھامیں نہیں" شہیر نے کہتے ہوئے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

میں آپکو جانے نہیں دوں گا یہاں سے تب تک۔""آ۔۔آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں" وہ جو کچھ دیر پہلے ریلیکس ہو گئی تھی پھر سے پریشان ہو گئی۔"نہیں یار ریکوئسٹ کر رہا ہوں" روحہ نے دھڑکتے دل سے اسکے ہاتھ میں اپنا نازک سا ہاتھ بڑھایا۔

تھینکس مائی سویٹ فرینڈ"شہیر نے ہلکے سے اسکا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا۔وہ تیزی سے اسکے کمرے سے نکلی۔گیسٹ روم میں آکر اپنے دھڑکتے دل کو سنبھلا۔ابھی بیڈ پر لیٹ کر موبائل ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ انجانے نمبر سے میسج آیا۔حیران ہو کر کھولا "میسنگ یور پریزینس ان مائی روم سویٹ فرینڈ، یورز شہیر" روحہ کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ بکھری۔پھر اپنی بیسٹ فرینڈ شانزے جس کے ساتھ وہ اپنی ہر بات شئیر کرتی تھی اسے آج کی روداد سنائی۔

چلو بھئی اب جلدی نکلو" صبح 8 بجے وہ لوگ اسلام آباد کے لیئے نکلے۔کار شہیر خود ڈرائیو کر رہا تھا۔پاپا آگے بیٹھے تھے۔جبکہ روحہ شہیر کی پچھلی سیٹ پر تھی اور ممی اسکے ساتھ۔ابھی کار ڈرائیو کرتے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس نے شانزے کو اپنے نکلنے کا میسج کیا۔تھوڑی دیر بعد ہی شانزے کا ریپلائے آیا

تم شہیر کے ساتھ بیٹھی ہو کیا"شانزے نے شرارت سے پوچھا"

جلدی سے میسج ۔اسنے مسکراتے ہوئے میسج بند کیا۔اور بیک ویو مرر میں شہیر کی کالی چمکدار آنکھیں دیکھیں۔پھر کچھ سوچتے ہوئے ٹائپ کیا

ارے میری ایسی قسمت کہاں کہ میں شہیر کے ساتھ بیٹھوں ظالم سماج ساتھ بیٹھے ہیں۔"ابھی اس نے سینڈ کر کے فون بند کیا ہی تھا " کہ شہیر کے فون پر میسج ٹون آئی۔جیسے ہی اس نے ان باکس کھولا تو روحہ کے نمبر کو دیکھ کر حیران ہوا جوں ہی میسج پڑھا تو بے اختیار قہقہہ لگایا۔

کیا ہوا"رزاق صاحب نے اسے ہنستے دیکھ کر پوچھا"کچھ نہیں ایک جوک پڑھا ہے"۔تھوڑی دیر بعد روحہ کے موبائل پر میسج ٹون " آئی۔اس نے کھولا تو شہیر کا نمبر جو رات میں ہی اسکے نام سے سیو ہوا تھا دیکھ کر حیران ہوئی۔"اچھا تو میرے ڈیڈی اب ظالم سماج ہیں۔" روحہ نے حیران ہو کر جب اوپر اپنا سینٹ میسج پڑھا تو شرم سے پانی پانی ہو گئی کیونکہ جلدی میں شانزے کی جگہ وہ میسج شہیر کو کر دیا تھا۔بے اختیار بیک ویو مرر میں دیکھا جہاں دو شرارتی آنکھیں پہلے سے ہی اسے دیکھ رہیں تھیں۔

پلیز آئی ایم سو سوری، غلطی سے میسج آپکو سینڈ ہو گیا، میں تو اپنی فرینڈ سے مزاق کر رہی تھی۔میرا مقصد پاپا کو ظالم سماج کہنا نہیں تھا"" روحہ نے شہیر کو فوراً میسج ٹائپ کیا۔خفت سے اس نے دوبارہ بیک ویو مرر میں بھی نہ دیکھا۔"آہا۔۔۔۔ایسے تو معافی نہیں ملے گی۔آپ کو میری ایک بات ماننا ہو گی"شہیر نے فوراً ریپلائی کیا

اوکے جو کہیں گے مانوں گی۔"روحہ نے بغیر سوچے سمجھے جلدی سے لکھا۔"اوکے وقت آنے پر بتاؤں گا۔لیکن اپنی بات سے مکرنا"

نہیں۔ادر وائز میں پاپا کو بتا دوں گا کہ آپ انہیں ظالم سماج سمجھتی ہیں"شہیر نے جلدی سے میسج ٹائپ کیا۔"شہیر کتنی مرتبہ کہا ہے بیٹا ڈرائیو کرتے فون پر ٹک ٹک مت کیا کرو۔"آسیہ بیگم نے شہیر کو مسلسل میسجز کرتے دیکھ کر ٹوکا۔شہیر اور روحہ اور روحہ نے بے اختیار بیک ویو مرر میں ایک دوسرے کو دیکھا۔ایک کے چہرے پر پریشانی اور دوسرے کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔"ممی کچھ آفیشل انسٹرکشنز دے رہا تھا، آپکو تو پتہ ہے سر پر نہ ہو تو لوگ کچھ بھی ہیر پھیر کر دیتے ہیں، سوری"اس نے فوراً موبائل شائیڈ پر رکھا۔اسکا جواب سن کر روحہ کی جان میں جان آئی۔

اسلام آباد پہنچ کر آسیہ بیگم کے بھائی کے گھر گاڑی رکتے جیسے ہی رزاق صاحب اور آسیہ بیگم اترے۔روحہ نے اترنے سے پہلے شہیر کے کاندھے پر ہولے سے ہاتھ رکھ کر تھینکس کہا۔اور نیچے اتر گئی۔مگر شہیر کو ایسے لگا وہ اپنا لمس اسکے کاندھے پر چھوڑ گئی ہے۔سب نے روحہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔شہیر کے سب کزنز اکھٹے تھے۔روحہ تو پہلی مرتبہ ان سب سے مل رہی تھی۔مگر سب اسے اتنا پیار دے رہے تھے کہ اسے لگا ہی نہیں کہ وہ ان سے پہلی مرتبہ مل رہی ہے۔

سب کے ساتھ تمام فنکشنز انجوائے کرتے اسے دن گزرنے کا پتہ نہیں چلا اور اس تمام عرصے میں شہیر کی محبت نے روحہ کو اپنے حصار میں لے لیا۔شہیر کی فرینڈز والی پالیسی کی وجہ سے اتنا ہوا کے وہ جو شہیر سے بہت گھبراتی تھی اب اسکی موجودگی سے کتراتی نہیں تھی۔ولیمہ کا فنکشن جیسے ہی ختم ہوا۔شہیر کے سب کزنز نے 'منال' جانے کا پروگرام بنا لیا۔سب 6 سے 7 گاڑیوں میں نکلے۔کیونکہ اگلے دن سب نے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جانا تھا۔ابھی وہ سب کچھ آگے ہی نکلے تھے کہ شہیر کی گاڑی جس میں روحہ اور شہیر کی دو اور کزنز تھی وہ رک گئی۔پیچھے سے ایک اور گاڑی آئی جس میں مرتضی، جس کی شادی پہ یہ لوگ آئے تھے،اس نے اپنی گاڑی شہیر کی گاڑی کے برابر روکی۔شہیر کی گاڑی سے اسکی دونوں کزنز شرارت سے شہیر اور روحہ کو بیسٹ وشز دیتی اتر کر مرتضی کی گاڑی میں بیٹھ گئیں۔مرتضی شہیر کو"ہیو آ گڈ ٹائم"کہتا آگے بڑھ گیا۔یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ روحہ حیرت کے مارے گنگ تھی۔شہیر نے مسکراتے ہوئے روحہ کی حیران نظروں میں دیکھا۔

کیا ہوا مسز"شہیر نے مسکراتے ہوئے بھنویں اچکاتے روحہ کی حیرت کو دیکھا۔"یہ سب وہاں کیوں گئیں اور اب ہم کہاں جا رہے ہیں وہ بھی اکیلے۔"روحہ نے شہیر کو کار سٹارٹ کرتے دیکھ کر دماغ میں آئے سوال پوچھے۔"پہلی بات تو یہ کہ دو بندے اکیلے نہیں ہوتے، دوسری بات یہ کہ ہم کچھ ٹائم ایک دوسرے کے ساتھ انجوائے کرنے جا رہے ہیں۔"شہیر نے اسے نرم اور لو دیتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو کھدر کے پنک اور ڈارک براؤن شرٹ اور شال کے ساتھ براؤن جینز پہنے مٹے مٹے میک اپ میں گھنے بالوں کو کیچر میں باندھے سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

دسمبر کی سرد اور اسلام آباد کی خاموش سڑک پر شہیر کے ہمراہ اکیلے گاڑی میں روحہ کی جان پر بنی ہوئی تھی۔اوپر سے شہیر کی باترں سے

اتنی سرد رات میں بھی اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے۔"کیا مطلب آپکا اس بات سے" روحہ نے سراسیمگی سے اسکی جانب دیکھا۔

شہیر اسکی گھبراہٹ کو شرم وحیا سمجھ رہا تھا جبکہ وہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔"آپکو یاد ہے اس دن آپکے مجھے غلطی سے میسج کرنے پر میں نے کہا تھا کہ میں آپکو تب معاف کروں گا جب آپ میری ایک بات مانے گیں۔بس سمجھیں کہ آج وہ بات ماننے کا وقت آ گیا ہے۔"شہیر نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔"ک۔۔ک۔۔کس طرح کی بات ماننا ہو گی مجھے"شہیر نے کچھ حیرت سے اسکے خوفزدہ چہرے کو دیکھا۔

"ارے اتنا ڈر کیوں رہی ہیں،بس کچھ دیر میں آپکے ساتھ اپنے ریلیشن کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنا چاہتا ہوں۔فیوچر کی کچھ پلیننگ"شہیر نے مسکراتے ہوئے روحہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔مگر اسے تو گویا کرنٹ لگ گیا۔وہ شہیر کی بات کو کسی اور رنگ میں لے گئی۔"خبردار جو آپ نے مجھے ہاتھ لگایا تو۔اگر میرے پیرنٹس نے میرا اچھا فیوچر دیکھتے ہوئے آپکے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کے آپ جیسے چاہے مجھے استعمال کریں۔میں آپکی ہائی سوسائیٹی کی لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو شادی سے پہلے۔۔۔۔آپ کیا سمجھ کر مجھے یہاں لے کر آئے۔"اپنے دل کی بھڑاس نکالتے آخر میں وہ چہرہ ہاتھوں میں لیئے رو پڑی۔"شٹ اپ روحہ۔۔اتنا گھٹیا سمجھتی ہو آپ مجھے۔میں محرم ہوں آپکا۔اگر کہیں لے جا کر آپکو بات کرنا چاہتا ہوں تو اسکا مطلب ہے کے میں۔۔۔اوہ گاڈ اتنی بے اعتباری۔۔۔"شہیر تو حیرت کے مارے گنگ رہ گیا۔وہ تو صرف اسکے ساتھ لانگ ڈرائیو کے دوران کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا تاکہ ان دنوں کی کچھ اچھی یادیں لے کر جا سکے۔"جھوٹ مت بولیں اب آپ اپنی گندی سوچ پر پردہ رکھنا چاہتے ہیں اور ابھی آپ نے کہا تھا کہ میں آپکے ساتھ اپنے رشتے کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔پہلے آپ نے مجھے دوستی کی آڑ میں شیشے میں اتارا اور جب میں نے بے وقوفوں کی طرح اعتبار کر لیا تو اب آپ میری بے وقوفی کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔"روحہ بلک بلک کر روئی۔

شہیر کو اب مزید کار ڈرائیو کرنا مشکل ہو گیا۔اس نے سڑک کے کنارے گاڑی روک کر خوفناک تیوروں سے روحہ کی جانب دیکھا۔جو گھٹنوں پر سر رکھے رو رہی تھی شہیر نے غصے سے اسے سیدھا کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے کندھوں پر سختی سے رکھے۔"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔"وہ غصے سے دھاڑا

۔"آپ میری بیوی ہیں آپکے نزدیک آنے کے لیئے مجھے اس قسم کی گھٹیا پلیننگ کی ضرورت نہیں ہے۔میں آپکو کہیں بھی لے جاؤں تو دنیا کی کوئی عدالت مجھے پوچھنے والی نہیں ہے۔ سمجھیں آپ"وہ جو پہلے ہی خوفزدہ تھی۔شہیر کے اتنے خطرناک ری ایکشن کی تاب نہ لاتے ہوئے۔اسکے بازوؤں میں جھول گئی۔"روحہ روحہ۔۔۔شہیر نے پریشانی سے اسکو جھنجھوڑا۔مگر بے سود۔اسکو سنبھالتے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور قریبی ہاسپٹل کی جانب بڑھا۔وہاں پہنچ کر فوراً مرتضی کو صورتحال بتا کر ہاسپٹل پہنچنے کا کہا۔ڈاکٹرز فوراً ایمرجینسی میں لے گئے اور نروس بریک ڈاون کا بتایا۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ روحہ کی کنڈیشن سیریس ہو رہی تھی۔مرتضی اکیلا آتے ہوئے نظر آیا۔وہ شہیر کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا۔شہیر نے اسے ساری صورتحال بتائی کہ روحہ کس مس انڈرسٹینڈنگ کا شکار ہوئی۔"یار تمہیں یہ

"سب ایسے نہیں کہنا چاہیئے تھا

ہاں میں مانتا ہوں کہ میرے الفاظ شاید غلط تھے۔ مگر مجھے نہیں پتہ تھا وہ میرے بارے میں اتنا نیگیٹیو سوچتی ہے۔""" چل اس بات کو" چھوڑ انکے لئے دعا کر اور ہاں پھوپھو اور انکل کو اب بلانا پڑے گا۔" مرتضی کی بات نے اسکی پریشانی میں اضافہ کیا۔ بہر حال اب وہ یہ سب اکیلے ہینڈل نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے فون کر کے ان دونوں کو ہسپتل آنے کا کہا اور گھر میں کسی اور سے ذکر کرنے کا منع کیا۔

ایک طرف روحہ کی ٹینشن اور ایک طرف ممی، پاپا کو فیس کرنے کی ٹینشن نے شہیر کا دماغ ماؤف کر دیا تھا۔ اسے کیا خبر تھی کہ کچھ اچھے لمحوں کی خواہش میں زندگی اسے اتنے عجیب دوراہے پر لے آئے گی۔ اسنے تو ہمیشہ لڑکیوں سے فاصلے پر رہ کر بات کی۔ اسکی اب تک کی زندگی میں کبھی کوئی اسکینڈل نہیں بنا اور آج اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں بے اعتباری کا ایسہ آئینہ دیکھا جس میں وہ اپنی شبیہہ دیکھ کر خود حیران رہ گیا۔ محبت کبھی کبھی انسان کو بہت خوار کرتی ہے یہ آج اس نے جان لیا۔ اتنے سخت الفاظ اپنی محبت کے منہ سے سن کر بھی وہ باہر کھڑا اسی کی زندگی کے لیئے دعا گو تھا۔

یار تو ٹینشن نہ لے میں انکل اور پھپھو کو سنبھال لوں گا۔" مرتضی بن کہے اسکی کیفیت سمجھ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی انہیں آسیہ بیگم اور" کیوں آئے ہو رزاق صاحب ایمرجنسی کی طرف آتے دکھائی دیئے مرتضی انکی جانب بڑھا" کیا بات ہے کون ہے ہاسپٹل میں، یہاں۔۔ شہیر تم ٹھیک ہو میری جان۔" آسیہ بیگم نے گھبراتے ہوئے کہا شہیر کو دیکھتے ہی اسکی جانب بے قراری سے بڑھیں اسکے چہرے بازوؤں کو ٹٹولا۔" پھپھو یہ ٹھیک ہے، ایکچولی اندر ایمرجنسی میں روحہ بھابھی ہیں۔ ہم منال جا رہے تھے کہ رستے میں اچانک بے ہوش ہو گئیں۔ ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ شاید تھکاوٹ سے بی پی بہت ڈاؤن ہو گیا تھا کہ وہ نروس بریک ڈاؤن کا سبب بنا"۔

کیا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا میری بچی کو لیکن بی پی کیسے لو ہو گیا اتنا" آسیہ بیگم تو دل تھام کر رہ گئیں۔ اسی وقت ڈاکٹر آیا۔" آپکی وائف ریکور کر" گئیں ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہم انہیں روم میں شفٹ کریں گے تو آپ انکو دیکھ سکتے ہیں"۔ جب روحہ کو مکمل ہوش آیا تو آسیہ بیگم اسے سب سے پہلے ملنے گیا۔" بیٹا تم بھی روحہ بیٹی کو دیکھ آؤ" رزاق صاحب نے شہیر کو کہا۔ وہ بس سر ہلا کر رہ گیا۔ اس بے مہر کا ایک ایک بے اعتباری سے بھر الفظ یاد آیا۔ گھر میں مرتضی نے بس اتنا بتایا تھا کہ روحہ کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی ہے اور یہ کہ گھر سے کوئی نہ آئے رہے۔ کیونکہ ڈاکٹرز زیادہ لوگوں کو ہاسپٹل میں رہنے نہیں دے

تھوڑی دیر بعد آسیہ بیگم روحہ سے مل کر باہر آئیں۔ شہیر کے سامنے کھڑی ہو کر کتنی دیر اسے بے یقین نظروں سے دیکھتی رہیں۔" کیا بات ہے بیگم۔ شہیر کو ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں" سب حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔ آخر رزاق صاحب نے پوچھا۔" دیکھ رہی ہوں کہ آج پہلی مرتبہ مجھ سے سچ چھپانے کے بعد میرے بیٹے میں مجھ سے نظر ملانے کی ہمت ہے یا نہیں" انکی بات پر شہیر نے بے اختیار نظریں جھکا لیں۔ جس پر کرب سے آسیہ بیگم نے آنکھیں میچ لیں اور کتنے ہی آنسو انکی آنکھوں سے بہہ گئے۔" ہوا کیا ہے" رزاق صاحب نے

پریشانی سے دونوں کو باری باری دیکھا۔ مرتضی بھی سر جھکا گیا۔ "پوچھیں اس سے کیا کیا ہے اس نے اس معصوم کے ساتھ کہ وہ خوفزدہ ہو کر مجھ سے ہی میرے بیٹے سے خود کو بچانے کی بھیک مانگ رہی تھی۔ ڈوب مرنے کو دل چاہ رہا ہے میرا۔" آسیہ بیگم روتے روتے رزاق صاحب کے بازو پر سر رکھ کر رو پڑیں۔

شہیر" رزاق صاحب دکھ اور تاسف سے بس اتنا ہی کہہ پائے۔ "ممی پلیز! اب آپ یہ مت کریں میرے ساتھ۔ یہ صحیح ہے کہ روحہ کا" جب نروس بریک ڈاؤن ہوا وہ میری ہی کار میں تھی اور اس میں صرف ہم دونوں ہی تھے۔ مگر میں ایسا گرا ہوا نہیں کہ اپنی بیوی سے۔۔۔ پلیز ممی آپ مجھے جانتی نہیں کیا""واقعی میں تمہیں نہیں جانتی۔ جو روپ میں نے آج تمہارا دیکھا ہے تو میں واقعی تمہیں جھوٹ "نہیں جانتی۔ اگر کوئی بات نہیں تو وہ اتنی خوفزدہ کیوں ہے تم سے۔۔ اس حالت میں وہ کیوں پہنچی اور مرتضی نے مجھ سے۔ کیوں بولا وہ آنسو صاف کرتے ہوئے مرتضی کی جانب مڑیں اور غصے سے اسے گھورا۔ "پھپھو سیریسلی شہیر بے قصور ہے۔ "بکواس بند کرو تم اسکے کرتوتوں پر پردہ رکھ رہے ہو۔ "انہوں نے غصے سے مرتضی کو خاموش کروایا۔ شہیر ایک دم غصے سے روحہ کے روم کی جانب بڑھنے لگا کہ رزاق صاحب نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔ "کہاں جا رہے ہو اب""اس سے پوچھنے کے آخر میرا جرم کیا ہے وہ یہ سب ڈرامے کیوں کر رہی ہے۔""اگر ماں کی ذرا سی بھی محبت دل میں ہے تو تم اب اسکے پاس نہیں جاؤ گے۔ اور آپ کل کی میری اور روحہ کی پلین کی ٹکٹس کروائیں "شہیر کو غصے سے دیکھتیں رزاق صاحب سے مخاطب ہوتیں وہ روحہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

نجانے کتنے واسطے دے کر انہوں نے روحہ کو اپنے گھر والوں کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا۔ نہ جانے کیسے مگر وہ مان گئی۔

اس واقعے کے کچھ دن بعد ہی آسیہ بیگم نے روحہ کی ممی سے ان دونوں کی شادی کی بات کی۔ صفیہ بیگم خود نکاح کے اس رشتے کو اتنا لٹکانے کے حق میں نہیں تھیں۔ لہزا انہوں نے حامی بھرتے ہوئے باقی سب گھر والوں سے مشورہ کرنے کا کہا۔ آسیہ بیگم نے انہیں تسلی دلائی کے روحہ کے ماسٹرز کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔

روحہ سے جب انہوں نے بات کی تو وہ تو ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔ "مجھے اس بندے سے شادی نہیں کرنی۔۔ اسے کہیں مجھے طلاق دے" روحہ "اسکی بات پر صفیہ بیگم کا بے اختیار ہاتھ اٹھا" پاگل ہو کیوں نہیں شادی کرنی دماغ خراب ہوا ہے تمہارا خبردار جو تم یہ لفظ آئندہ زبان پر لائیں۔ میں آج ہی انہیں اسی مہینے کے اندر اندر تمہیں رخصت کرانے کا کہتی ہوں۔ "انہوں نے غصے سے اسے دیکھا جو اب تک شاک کی کیفیت میں تھی۔ پھر آناً فاناً سب طے ہو گیا۔ مگر جن دو لوگوں کی شادی تھی انکے علاوہ سب خوش تھے۔ ایک نے انتقام کے جزبے کو دل میں رکھ کر اس رشتے کا آغاز کیا اور دوسرے نے ندامت اور بہت سے خوابوں کی کرچیوں سمیت۔

رخصت ہو کر جب وہ شہیر کے گھر آئی تو آسیہ بیگم نے اسکی طبیعت اور سنجیدہ موڈ دیکھتے ہوئے کوئی رسم نہ کی اور سیدھا اسے شہیر کے

کمرے میں لے گئیں۔ جہاں بیڈ کے چاروں طرف گلاب کی پتیاں بکھری ہوئیں تھیں۔ بیڈ کے دونوں سائیڈ ٹیبلز پر بوکے رکھے ہوئے تھے۔ مگر اپنے انتقامی جزبے کے باعث وہ ماحول کی خوبصورتی کو محسوس ہی نہیں کر سکی۔ ریڈ اینڈ پیچ لہنگے اور شرٹ میں وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔ ہر آنکھ نے اسے سراہا تھا اور جس کا حق تھا اس نے نظر اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے حسن کی ناقدری تھی یہ مگر وہ ان باتوں سے بے بہرا دل میں شہیر کی زندگی جہنم بنانے آئی تھی۔ "دیکھو بیٹا تم دونوں کے بیچ اس رات کیا ہوا کہ تم شہیر سے خوفزدہ رہنے لگی، میں اس سب کی گہرائی تک نہیں جاؤں گی۔ میں تمھیں نہ صرف بیٹی کہتی ہوں بلکہ دل سے مانتی ہوں۔ کوشش کر کے اسے معاف کر دینا اور اپنی زندگی کا نئے سرے سے آغاز کرنا۔ میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں۔ بیٹا کبھی کبھی ویسا ہوتا نہیں جیسا ہمیں نظر آتا ہے۔ ہم وہی دیکھتے ہیں جیسا ہم دیکھنا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ یہ رشتہ ایسا ہے کہ جب تک آپ اکٹھے نہ رہیں تو چھوٹی چھوٹی غلط فہمیاں اس رشتے پر زنگ لگا دیتی ہیں۔ استحقاق کا رشتہ جب بنتا ہے تو میاں بیوی دونوں اپنی بات کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا سکتے ہیں۔ خیر میں شہیر کو بھیجتی ہوں۔ اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔" روحہ کی گھمبیر خاموشی سے انکا دل کٹ کر رہ گیا۔

شہیر سٹڈی روم میں بیٹھا تھا اور سٹیریو پر

Andrew Belle

کا

In my veins

لگا ہوا تھا

Nothing goes as planned

Everything will break

People say goodbye

In their own special way

All that you rely on

And all that you can fake

Will leave you in the morning

But find you in the day

Oh, you're in my veins
And I cannot get you out
Oh, you run away
'Cause I am not what you found
Oh, you're in my veins
And I cannot get you out
Everything will change
Nothing stays the same
Nobody here's perfect
Oh, but everyone's to blame

جاؤروحہ ایک ایک لفظ اسکی حالت کی تشریح کر رہا تھا۔ وہ چاہنے کے باوجود اس سے نفرت نہیں کر پا رہا تھا۔ "شہیر یہاں کیا کر رہے ہو اکیلی ہے"" "وہ اس وقت میرے نہیں میری موت کے انتظار میں ہو گی"" "اللہ نہ کرے" آسیہ بیگم جو اسے ڈھونڈتی آئیں تھیں۔ سٹڈی میں اسے پریشان اور گہری سنجیدہ حالت میں دیکھ کر نہایت تکلیف سے دوچار ہوئیں۔ "ممی آپکو اعتبار ہے مجھ پر" شہیر نے بہت آس سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "ایک طرف تم بے گناہ لگتے ہو تو دوسری طرف روحہ کی سسکیاں میں بھول نہیں پاتی۔ بہر حال تمہیں اس وقت میرا نہیں اسکا اعتبار بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ جاؤ اسکے پاس" وہ ٹھنڈی سانس کھینچتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

اندر آتے ہی پہلی نظر روحہ کے دھلے چہرے پر پڑی۔ ڈریس بھی چینج ہو چکا تھا۔ شہیر اسکو متوجہ کرنے کے لئیے کھنکھارا۔ جو بیڈ پر بیٹھی کسی رسالے کا مطالعہ کر رہی تھی۔ "اسلام علیکم" شہیر نے بات کرنے کا آغاز کیا۔

آپکو کس نے کہا ہے کہ مجھ پر سلامتی بھیجیں" رسالہ سائیڈ پر پٹخ کر وہ غصے سے بولی" میرے مزہب نے۔ "شہیر نے اس سے کچھ فاصلے" پر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پر سکون انداز میں جواب دیا۔ "خیر میں اس رات کے لئیے سوری کرنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ میری نیت میں کہیں کوئ "کھوٹ نہیں تھا۔

مجھے اس بھیانک رات کے متعلق کوئ بات نہیں کرنی اور میں آپکو یہ بھی بتادوں کہ میں یہاں صرف مجبوری کے تحت موجود ہوں۔" مجھے آپ سے اور آپکی ذات سے کوئ لینا دینا نہیں۔ "روحہ نے اسے اسکی حیثیت باور کروائ۔ "کہنے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں۔ مگر افسوس آپکی ہر بے اعتباری کے باوجود خود کو آپ سے محبت کرنے پر مجبور پاتا ہوں"" "ھمم محبت" روحہ غصے سے بیڈ سے اٹھی۔ لیکن

شہیر نے کھڑے ہوتے اسکا راستہ روکا۔

آجکی رات جب لوگ اپنی محبت کی تکمیل کرتے ہیں۔ میں دعا مانگوں گا کہ آپکو مجھ سے ایسی محبت ہو کہ آپ اپنا عکس بھی دیکھنا چاہئیں تو" اس میں بھی صرف میں آپکو دکھائی دوں۔ "اسکی حیران نظروں میں دیکھتا مسکراتا ہوا وہ چینج کرنے چلے گیا۔ وہاں سے واپس آیا تو وہ بیڈ کے کنارے ابھی تک اسکی بات پر حیران و پریشان کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہی تھی۔ شہیر ساتھ والے روم سے میٹریس لے کر آیا۔ بیڈ کے پاس نیچے بچھایا لائٹ آف کر کے نائٹ بلب آن کیا۔ روحہ بھی سیدھی ہو کر اسے نیچے لیٹا دیکھ کر سکون کا سانس لیتی لیٹنے لگی کہ شہیر کی آواز گونجی۔" ویسے تو اب آپ مجھ سے گز بھر کے فاصلے پر ہی ہیں "شہیر کی بات پر وہ جو اسکے الگ سونے پر پر سکون تھی پھر سے "پریشان ہو گئی۔ "آ۔۔آپ کی اس فضول بات کا مقصد ڈرانا چاہ رہے ہیں مجھے

ہاہاہا 1! نہیں ڈیر محبت کا ایک رنگ دکھانا چاہ رہا ہوں کہ اتنے استحقاق کے باوجود میں نے آپکو اپنی لائف گزارنے کا فری ہینڈ دیا ہے۔ مگر" بے اعتباری کی دھند نے آپکو اس طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہے کہ کوئی منظر واضح نہیں "" خیر گڈ نائٹ "کہتے ساتھ ہی شہیر منہ دوسری جانب کر کے سو گیا۔

زندگی ایک عجیب سی ڈگر پے آ گئی تھی۔ شہیر اسے جلد اپنی زندگی میں شامل کرنے کا خواہش مند تھا مگر اس طرح نہیں جیسے اب وہ اسکی زندگی میں آئی تھیں۔ اور روحہ نے تو کبھی اسکی محبت کی شدت کو محسوس نہیں کیا تھا اور اب تو بالکل ہی سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ آسیہ بیگم دونوں کے رویے دیکھتی تھیں۔ بہت مرتبہ انہوں نے سوچا بھی کے دونوں کو بٹھا کر بات کریں مگر پھر سب کچھ وقت پر چھوڑ دیا۔ کبھی کبھی وقت ایسا کام کر جاتا ہے جو ہماری دلیلیں اور سمجھ بوجھ نہیں کر سکتی۔ جس طرح وقت سب سے بہترین مرہم ہے، اسی طرح وقت بہت بڑا استاد ہے اور انکے رشتے میں وقت نے یہ ثابت بھی کرنا تھا۔

وسیم یار اچھی سی چائے اور ایک سر درد کی ٹیبلٹ میرے کمرے میں دے جانا "شہیر تھکا ہوا آفس سے آیا تھا۔ کچن میں داخل ہوتے ہی" اسے وہ دشمن جاں چائے بناتے ہوئے نظر آئی۔ مگر اسے اگنور کرتے ہوئے شہیر وسیم سے مخاطب ہوا۔ ان کی شادی کو تین ماہ ہو چکے تھے۔ شہیر نے بہت مرتبہ اس سے ایکسکیوز کیا مگر روحہ کا سرد رویہ دیکھ کر آخر شہیر نے بھی سرد مہری کا رویہ اپنا لیا۔ آخر اسکی بھی عزت نفس تھی ٹھیک ہے کہ وہ روحہ سے بہت محبت کرتا تھا مگر اس محبت کے ہاتھوں بار بار اس سے انسلٹ نہیں کروا سکتا تھا اور شہیر کی یہ سرد مہری اور خود سے بیگانگی اب روحہ کے لیئے حیران کن تھی۔

وہ جو وسیم کو چائے کا کہ کر کچن سے باہر جا رہا تھا۔ وسیم کے پکارنے پر رکا" بھائی جان بھابھی چائے بنا رہی ہیں ج یسے ہی بنتی ہے میں لے آتا ہوں۔ "وسیم کی بات سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ "تم سے پوچھا ہے میں نے کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیا نہیں۔ جتنا کہا ہے اتنا

ئے کہا۔اور روحہ کو مکمل اگنور کرو۔ میرے لیئے چائے تم بناؤ گے تو تم ہی بناؤ گے۔از دیٹ کلئیر"شہیر نے اسے وارننگ دیتے ہوئے کہا کر کے کچن سے نکلتا چلا گیا۔" پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے بھائی جان کو انہوں نے پہلے تو کبھی ایسے غصہ نہیں کیا۔" وسیم اپنے پولائٹ سے بھائی جان کا یہ روپ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔دنگ تو وہ بھی رہ گئ تھی۔
اسکی شادی کو تین ماہ ہو گ ئے تھے۔ کبھی شہیر نے اسکے قریب آنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ لو دیتی نظریں جو پہلے اسکا طواف کرتی تھیں۔
اب تو جیسے اسے دیکھنا بھی بھول گئیں تھیں۔ محبت بھرا لہجہ اب اسے پکارتا بھی نہیں تھا جیسے وہ اس گھر میں ہو ہی نہ۔
کبھی کبھی روحہ کو لگتا شاید اس نے واقعی شہیر کو جاننے میں غلطی کر دی تھی۔

یہ انکی شادی کے چھ مہینے بعد کی بات تھی۔ سب رات میں ڈائنگ ہال میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے۔"آج سمیعہ کا فون آیا تھا،اس نے سلوی کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے۔پندرہ دن بعد شادی ہے"آسیہ بیگم نے اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں بتایا جن کی بیٹی کی شادی کچھ ہی دنوں بعد تھی۔"اچھا گریٹ میں صبح صفدر کو فون کر کے مبارک دوں گا۔اور شہیر بیٹا تم بھی کل سمیعہ کی طرف چکر لگانا شادی کے گھر میں سو طرح کے کام ہوتے ہیں۔اور ویسے بھی سمیعہ نے ہمیشہ تمہیں بیٹے کی طرح پیار دیا ہے سو اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسکے ہر کام کو بھرپور طریقے سے کریں۔"رزاق صاحب شہیر سے مخاطب ہوئے۔"جی پاپا ڈونٹ وری میں کل ہی جاتا ہوں۔"شہیر نے تابعداری سے کہا۔
میں یہی کہنے والی تھی کہ سمیعہ نے کل تمہیں اور روحہ کو خصوصی آنے کا کہا ہے۔ کل سے ہی وہ ڈھولک رکھ رہی ہے تو وہ چاہ رہی تھی" کہ تم دونوں بھی ان سب کو جوائن کرو۔ تمہارے سب کزنز وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں۔"وہ جو ممی کی بات سن کر ابھی روحہ کے نہ جانے کا بہانہ ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ روحہ کی آواز پر اسکا منہ کی جانب جاتا ہوا ہاتھ جس میں چاولوں کا چمچ تھا کچھ لمحے کے لئ یے وہیں رک گیا تھا
۔"اوکے ممی ہم چلے جائیں گے۔"روحہ نے جلدی سے کہا۔ان کے مابین جو بھی ایشو تھا وہ آسیہ بیگم اور رزاق صاحب کے سامنے نارمل ہی رہتے تھے۔بہت زیادہ ایک دوسرے کو بلاتے نہیں تھے تو اگنور بھی نہیں کرتے تھے۔ مگر کچھ عرصے سے آسیہ بیگم شہیر کی خاموشی کو شدت سے محسوس کر رہی تھیں۔ آخر ماں تھیں۔اولاد کی رگ رگ سے واقف تھیں۔وقتی طور پے اس سے بدگمان ہوئیں تھیں مگر جان گئیں تھیں کہ شہیر قصوروار نہیں ہے۔

اگلے دن شام میں گھر واپس آ کر شہیر نے روحہ کو پک کیا اور خالہ کے گھر پہنچا۔ سب انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔
۔کہا روحہ کو یہ چلو بھئ روحہ اب ڈھولک تم بجاؤ گی"سمیرہ بھابھی جو کہ سمیعہ خالہ کی بہو تھیں انہوں نے اپنے برابر جگہ بناتے ہوئے"

بات ماننے میں کوئی آر نہیں تھا کہ خوبصورتی ان سب کے گھرانے کا خاصہ تھی۔ ہر کوئی ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت تھا۔

ارے نہیں بھابھی مجھے یہ سب نہیں آتا۔ بس تالیاں بجانے میں آپکا ساتھ دے دوں گی" اس نے بھابھی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ "

ابھی وہ سب ڈھولک بجا کر فارغ ہوئیں تھیں اور ڈانس پریکٹس کا سوچ رہیں تھیں کے کوئی بڑی تیزی سے لاؤنج میں داخل ہوا۔

ہائے ایوری ون" رباب نے اندر آتے سب کو مشترکہ مخاطب کیا۔ ٹائٹ جینز کی پینٹ، بلیک سلیولیس ٹاپ میں بالوں کی اونچی سی پونی" بنائے ڈارک میک اپ میں اپنی خوبصورتی کے جلوے بکھرا رہی تھی۔ روحہ نے شہیر کی پوری فیملی میں اتنے بولڈ ڈریس میں کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

اوہ شہیر واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز۔" مٹکتی ہوئی وہ شہیر کی جانب ایسے بڑھی جیسے گلے ہی لگ جائے گی۔ روحہ نے شکر کیا جب اس نے" صرف ہاتھ ملانے پر اکتفا کیا۔

یہ بڑی خالہ کا شاہکار ہے۔ شہیر پر بری طرح فریفتہ تھی۔ ایک سال کے کورس کس ل یئے باہر گی ہوئی تھی کے پیچھے سے شہیر نے" تمہیں پسند کیا اور شادی ہو گئی۔ بڑی خالہ تو آسیہ خالہ سے باقاعدہ لڑیں تھیں اور اب قطع تعلق ہو گئیں ہیں۔ ویسے تو شہیر اسے کسی خاطر میں نہیں لاتا لیکن پھر بھی تم دھیان رکھنا کیونکہ ہر اچھی صورت کے پیچھے یہ لٹو ہو جاتی ہے۔ میری شادی سے پہلے سفیر (انکے اپنے شوہر) پر ڈورے ڈالتی تھی وہاں بات نہیں بنی تو شہیر۔ پھر باہر بھی کسی فارنرز کے پیچھے تھی مگر وہ فلرٹی تھا۔ جس طرح شہیر سے ملی ہے مجھے اسکے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے سو تمہیں وارن کر رہی ہوں

سمیرہ بھابھی سے اس بلا کی باتیں سن کر تو وہ ہکا بکا رہ گئی۔ بے ساختہ شہیر کو دیکھا جو اس پہ فدا ہوا الگ رہا تھا۔ "ہمم! ہو جائے اس پہ فدا مجھے کیا۔ میں کون سی اسکے عشق میں گرفتار ہوں۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" اس نے نخوت سے سوچا۔ مگر دل کے کسی کونے سے آواز آئی "کیا واقعی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا" ایک جامد سناٹا اس کے اندر پھیلا کہ وہ خود اپنی کیفیت پر حیران رہ گئی۔ اور پھر سارا وقت وہ دونوں اکھٹے رہے اور روحہ خود سے سوال کرتی رہی کے وہ کیوں انکے بارے میں سوچ رہی ہے۔ اسے کیا وہ جس کسی کس پیچھے جائے سارا وقت خود سے الجھتی رہی یہاں تک کہ ہر چیز سے اسکا دل اچاٹ ہو گیا

اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا روز وہ دونوں سمیعہ خالہ کی جانب جاتے اور وہاں رباب پہلے سے وہاں موجود ہوتی اور پھر شہیر کی خوش مزاجی دیکھنے لائق ہوتی۔

روحہ اس تمام وقت میں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی۔ وہ خود بھی یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کیوں اس سے جیلس ہوتی ہے۔ یکدم شہیر کی توجہ خود سے ختم ہو جانے پر گھبرا کیوں رہی ہے۔ روز وہ اچھے سے تیار ہوتی لیکن مجال ہے کہ شہیر ایک سے دوسری نظر

ڈالتا" ھمم اس سوکھی چھڑی میں تو ج یسے سرخاب کے پر جڑے ہیں "اس نے کسی قدر نفرت سے رباب کو دیکھا۔جو شہیر کی کسی بات پہ مسکرا رہی تھی۔

چلو بھ ئی کچھ کپل ڈانس کی بھی پریکٹس کرتے ہیں "سمیرہ بھابھی نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔"شہیر چلو بھئی روحہ کے ساتھ تم بھی اٹھو" سمیرہ بھابھی نے باقی سب کپلز کو اٹھتے دیکھا تو شہیر کو بھی کہا۔"بھابھی روحہ کو تو ڈانس نہیں آتا میں نے آج آتے ہوئے پوچھا تھا تو اس نے مجھے بتایا تھا۔""ڈونٹ وری شہیر میں تمہیں جوائن کرلیتی ہوں، آؤ"شہیر کے جواب پر رباب نے بڑے مزے سے شہیر کا ہاتھ تھاما اور باقی سب کپلز کے پاس جا کھڑی ہوئی۔روحہ تو شہیر کے جھوٹ پر ہکا بکا رہ گئ۔جبکہ بھابھی نے متاسف نظروں سے روحہ کو دیکھا۔ گھر واپس آنے تک وہ پیچ و تاب کھاتی رہی۔اور اس وقت تو اسکے ضبط کی انتہا نہ رہی جب گھر آکر رباب کی کال شہیر کے نمبر پر آئ۔اسکی آنکھوں سے ابھی تو وہ منظر ہی نہیں جا رہا تھا جب ڈانس کرتے ہوئے شہیر کا ہاتھ رباب کی کمر کے گرد تھا اور رباب کا ہاتھ شہیر کے کندھے پر۔

بہت مزہ آیا سیر سلی یار آج"شہیر کی مسکراتی آواز پہ وہ جو ریلیکس ہو کر بیڈ پر بیٹھی ہوئ تھی غصے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور تن فن کرتی شہیر کے پاس پہنچی جو بیڈ کے آگے رکھے کاؤچ پر بیٹھا تھا اور اسکا منہ دوسری جانب تھا۔وہ روحہ کو نہیں دیکھ سکا تھا۔روحہ نے اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچ کر بند کیا اور بیڈ پر اچھال دیا۔شہیر غصے سے کھڑا ہوا"یہ کیا طریقہ ہے مینرز نہیں ہیں آپکو"شہیر نے غصے سے اسے گھورا۔

نہیں ہیں مینرز۔آپکو ہیں۔۔کتنی صفائ سے آپ نے سمیرہ بھابھی سے جھوٹ بولا۔۔کیا مجھ سے کچھ پوچھا تھا""کیا پوچھ لیتا تو آپ کپل ڈانس کرلیتیں میرے ساتھ"شہیر نے سینے پر ہاتھ لپیٹتے ہوئے استہزائیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتے بہت کچھ باور کروایا۔شہیر کے سوال نے اسے لاجواب کر دیا۔"اس بات کو تو خیر رہنے دیں۔یہ رباب کے ساتھ آپ کیا چکر چلا رہے ہیں"آخر دل کی بات زبان پر لے ہی آئ۔"ہاہاہا!کس رشتے کے تحت پوچھ رہی ہیں اور کس جزبے کے تحت جیلس ہو رہی ہیں۔""اسی رشتے کے ناطے جس رشتے کے تحت میں یہاں ہوں۔"روحہ نے اسکے طنزیہ سوال کا اپنی طرف سے بہت ویلڈ جواب دیا۔"آر یو شیور کے ہم میں کوئ رشتہ ہے۔آپ نے تو پہلے ہی دن مجھے باور کروا دیا تھا کہ آپ یہاں مجبوری کی وجہ سے ہیں"شہیر نے اسے اسکے الفاظ یاد کروائے

اوہ میں یہ کیسے بھول گی کہ نفس پرست لوگ زیادہ تر خود پر جبر نہیں کر سکتے جب موقع ملتا ہے فائدہ اٹھاتے ہیں"شہیر نے اسے جو آئینہ دکھایا اس میں وہ اپنا چہرہ نہیں دیکھ سکی اور ایک مرتبہ پھر غلط فہمی کی بنیاد پر اسے کچوکے لگا گئ۔شہیر نے غصے سے بھرتے ہوئے اسکے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت میں جکڑا۔"آپ جانتی ہیں نفس پرست انسان کون ہوتا ہے۔میں اگر نفس پرست ہوتا تو اسی دن آپکو منکوحہ سے بیوی بنا لیتا جس رات پہلی مرتبہ آپ نے میری محبت کو ہوس کا نام دیا تھا اور جب میں ہوں ہی ایسا اور آپکو مجھ سے محبت

"نہیں تو میں جس کسی بھی ایکس وائے زیڈ کے ساتھ فلرٹ کروں آپکو کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ہاں نہیں ہے مجھے آپ سے محبت"شہیر کی جارحانہ گرفت سے خود کو چھڑاتی وہ رو پڑی۔"

"جانتا ہوں آپکو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔تو آخر کس سے ہے جس کے لیئے آپ نے مجھے استعمال کیا۔یونیورسٹی میں ہے کیا کوئی۔مجھے پہلے ہی بتا دیتیں میں آپکے گھر والوں کو منا لیتا۔اب بھی دیر نہیں ہوئی۔بتائیں کون ہے۔۔مجھ سے یہ سب بیزاری ھمیشہ سے آپکے رویے میں تھی۔جس کو میں شرم وحیا سمجھتا رہا۔کسی بھی ملاقات میں آپ نے مجھے خود سے مخاطب نہیں کیا۔میں پہلے کیوں نہیں یہ سب سمجھا۔"روحہ کو جھنجھوڑتے ہوئے وہ بولا۔روحہ تو یہ سب الزام سن کر کتنے ہی لمحے سن رہ گئی۔

آپ۔۔۔آپ الزام لگا رہے ہیں مجھ پر۔۔یہ بہتان ہے۔۔کب آپ نے دیکھا مجھے کسی کے ساتھ۔۔۔کیا ثبوت ہے آپکے پاس""اور کیا" ثبوت ہے آپکے پاس میری نفس پرستی کا"روحہ کو اسکا سوال ایک مرتبہ پھر لاجواب کر گیا۔"اگر آپ کسی اور میں انٹرسٹڈ ہیں تو بتا دینا میں ویسے بھی اب اس رشتے کو کسی انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں۔مجھے ساری زندگی افسوس رہے گا کہ میں نے اپنے قیمتی جزبوں کے لیئے آپ جیسی ناقدری لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔اپنی بات مکمل کر کے وہ روحہ کو ششدر چھوڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا

اگلی رات سلوی کی مہندی پر جاتے ہوئے گاڑی میں مہیب خاموشی تھی۔آسیہ بیگم اور رزاق صاحب شام میں ہی جا چکے تھے۔روحہ کو انہوں نے شہیر کے ساتھ آنے کا کہا تھا جس نے 6 بجے تک آفس سے آنے کا کہا تھا۔آتے ساتھ ہی اس نے وسیم کے ذریعے روحہ کو تیار ہونے کا آرڈر دیا۔اسے خود سے مخاطب کرنا وہ چھوڑ چکا تھا۔آرنج اور پرپل رنگ کی اسٹریٹ شارٹ شرٹ اور پٹیالہ شلوار اور انہی دو رنگوں کے دوپٹے کے ساتھ ہلکے میک اپ میں بجھی صورت لیئے وہ لاؤنج میں آئی جہاں شہیر پہلے سے سفید شلوار قمیض میں تیار بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔اسے آتا دیکھ کر باہر گاڑی میں جا بیٹھا۔روحہ بھی بجھے دل سے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

روحہ کو بار بار شہیر کے الفاظ ستا رہے تھے جن میں اس نے اس رشتے کو منتقی انجام تک پہنچانے کا کہا تھا۔روحہ نے خود کو ان سوچوں سے نکالنے کے لیئے اسٹیریو آن کیا۔

Ross Copperman

کے سانگ نے اسے اور بھی بوجھل کر دیا

Is anybody out there?

Is anybody listening?

Does anybody really know?

If it’s the end of our beginning

A cry, a rush from one breath
Is all we're waiting for
Sometimes the one we're taking
Changes every one before
It's everything you wanted
It's everything you don't
It's one door swinging open
And one door swinging closed
Some prayers find an answer
Some prayers never know
We're holding on and letting go

اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے اور ہاتھ بڑھا کر اسٹیریو بند کر دیا۔ شہیر نے حیرت سے اسکی اس حرکت کو دیکھا اور جیسے ہی نظر اسکے چہرے پر پڑی تو اسکی بھیگی پلکیں دیکھ کر لب بھینچ لیئے۔ ساتھ ہی اس نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

مہندی کا ارینجمنٹ سارا سمیعہ بیگم نے اپنے گھر کے لان میں ہی کیا ہوا تھا۔ روحہ اور شہیر کے پہنچنے کے کچھ دیر بعد ہی لڑکے والے بھی آگ ئے اور با قاعدہ مہندی کے فنکشن کا آغاز ہوا۔

پہلے لڑکے والے مہندی لے کر آئے اور پھر لڑکی والوں نے لانی تھی۔ لڑکی والوں میں شہیر کی سب کزنز کے ساتھ روحہ بھی شامل تھی۔ سب لڑکیوں اور بچیوں کو دیئے تھمائے گ ئے تھے۔ "بھئی سب اپنے اپنے دوپٹوں اور بالوں کا دھیان رکھنا" سمیرہ بھابھی ماچس سے دیئے جلاتے ہوئے سب سے بولیں۔

روحہ اپنی ہی پریشانی میں ایسی گھری تھی کہ اس نے سمیرہ کی بات پر توجہ ہی نہیں دی۔ ایک چھوٹی سی بچی اسکے بالکل پیچھے کھڑی ہوئ۔ روحہ نے جونہی اپنے ڈھلکتے دوپٹے کو ہاتھ سے پیچھے کیا تو اسکا دوپٹہ بچی کے جلتے ہوئے دیئے پر پڑا۔ شہیر جو کہ پیچھے کھڑا اپنا کیمرہ سیٹ کر رہا تھا اچانک اسکی نظر پڑی "روحہ "تیز آواز میں کہتا وہ تیزی سے آگے بڑھا روحہ کا دوپٹہ کھینچ کر اتارا۔ ایک دم ہلچل مچ گئ۔ کسی کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی اس نے جلدی سے دوپٹے سے نکلتے شعلوں پر ڈالی۔ شہیر بے اختیار روحہ کی جانب بڑھا جس کا چہرہ دہشت سے سفید پڑھ رہا تھا۔ "آر یو آل رائٹ "شہیر نے پریشانی سے اسکے ہاتھوں اور بازوؤں کو ٹٹولا بے اختیار اسے خود میں بھینچ کر اسکے سہی سلامت

ہونے کا یقین کیا جو حیرت سے شہیر کی یہ عنایت دیکھ رہی تھی۔ شہیر کے اسے خود کے ساتھ لگانے پر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ اب انکے رشتے کی ڈور ٹوٹنے والی ہے۔ شہیر کی بے اختیاری سے اسے پھر مضبوط ہوتی لگی۔

روحہ بیٹا ٹھیک ہو نہ "آسیہ بیگم اسکے پاس آئیں اور اسکے رونے سے پریشان ہو گئیں۔"

سب اسکے گرد جمع تھے۔ "شہیر اسکو اندر لے جاؤ یہ ڈری ہوئی ہے ابھی۔ آسیہ بیگم کے کہنے پر وہ روحہ کو لے کر سمیرہ بھابھی کے روم میں آگیا۔

اندر آکر بھی اسکے رونے میں کمی نہیں آئی۔

روحہ کیا بات ہے کہیں جلا تو نہیں۔ "اسے بیڈ پر بٹھاتے سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی ڈالتے اسنے پریشانی سے روحہ کو" دیکھا۔

آپ۔۔۔ آپ مجھ سے نفرت نہیں نہ کرتے آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں نہ "روحہ نے آنسو صاف کرتے کسی قدر آس سے اس سے" پوچھا۔ "آپ پانی پئیں پہلے "شہیر نے اسکی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جب پانی پی لیا تو شہیر نے گلاس اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا "آپ تھوڑی دیر ریسٹ کر کے پھر باہر آجائیے گا "شہیر اسکی طرف دیکھے بنا باہر جانے لگا۔ "پلیز شہیر میری بات کا جواب تو دے دیں" "نہیں یہ رشتہ اب اور نہیں چل سکتا۔ آپکے لئیے یہ سب کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ میں سب بھول چکا ہوں۔" "تو پھر جل جانے دیتے مجھے کیوں بچایا "روحہ ایک مرتبہ پھر رو پڑی۔ "اتنی انسانیت مجھ میں ہے کہ اگر میرے سامنے کوئی تکلیف میں ہو تو میں اسے بچاؤں۔ اور آپکو اچانک اس رشتے میں اتنا انٹرسٹ کیوں ہو گیا۔ "شہیر نے روحہ کی جانب آتے اپنی کالی سیاہ آنکھوں سے اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھا جن میں کبھی اسے اپنا دل اٹکتا محسوس ہوتا تھا۔

ئے۔۔۔ تو آج وہی ہو رہا ہے میرے ساتھ آپ نے ہی بد دعا دی تھی نہ کہ مجھے آپ سے اتنی محبت ہو کہ اپنے عکس کی جگہ آپکا عکس نظر آ" مجھے آپکے سوا اور کچھ نظر نہیں آرہا۔ "روحہ سسکتے ہوئے ایک مرتبہ پھر اسکے بازو پر سر رکھ کر شدت سے روئی۔

وہ جو اسکے قریب آنے کو گناہ سمجھتی تھی آج خود اسکے اتنے قریب کھڑی تھی کہ گز بھر کا بھی فاصلہ نہ تھا۔

شہیر نے اسکو خود سے پیچھے کیا۔ "اب بہت دیر ہو گئی ہے۔ میری محبت کو آپ نے جتنا مجروح کیا ہے اب آپکا کوئی آنسو مجھے آپ سے ویسی محبت کرنے پہ مجبور نہیں کر سکتا۔ اِٹس ٹو لیٹ ناؤ "یہ کہہ کر وہ فوراً کمرے سے باہر چلا گیا روحہ کو پچھتاووں کی آگ میں جلنے کے لئیے۔

کچھ دیر بعد جب وہ خود کو کمپوز کر کے باہر آئی تو سیدھی نظر شہیر اور رباب کے مسکراتے چہروں پر پڑھی جو اسٹیج کے پاس کھڑے کوئی بات کر رہے تھے۔

روحہ کو اب یقین ہو گیا کہ واقعی میں اس نے شہیر کو گنوا دیا ہے۔ اپنے آنسو روکتی وہ پاس پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئ۔

اسکی طبیعت کے باعث کسی نے اسے ڈھولکی اور باقی چیزوں میں انوالو نہیں کیا۔ اسنے خود بھی سہولت سے سب سے معزرت کر لی۔

ابھی بھی اسکی نظریں ان دونوں پر تھیں کہ اسے شہیر ایک دم سے اسکی جانب آتا دکھائی دیا

اسکے قریب آکر ہاتھ آگے کیا جس میں موبائل تھا "ادینہ کی کال ہے، شی وانٹس ٹو ٹاک ٹو یو" شہیر کے ہاتھ سے موبائل لیتے اس نے کان کہا۔ شہیر واپس جا چکا تھا۔ "وعلیکم سلام ٹھیک۔۔۔ روحہ تم کل گھر سے لگایا۔ "اسلام وعلیکم، کیسی ہیں" روحہ نے لہجے کو بہتر بناتے ہو آسکتی ہو" "ابھی تو یہ شادی کے فنکشنز چل رہے ہیں۔ میں نے آپکو بتایا تھا نہ۔۔۔ کیا ہوا سب خیریت ہے۔" "ہاں خیریت ہے ہی۔۔۔ بس کچھ بہت ضروری تم سے ڈسکس بھی کرنا تھا اور تمہیں بتانا بھی تھا۔ چلو تم کوشش کرو کہ ولیمے سے نیکسٹ ڈے یونی سے سیدھا ہماری طرف آجاؤ" "اوکے" روحہ نے پریشانی سے ہامی بھری۔

فون بند کر کے بھی وہ کتنی دیر پریشان رہی۔

برے دل کے ساتھ اس نے باقی کے سب فنکشنز اٹینڈ کیئے۔ ولیمے سے اگلے دن یونی سے سیدھا وہ اپنی امی کے گھر گئ۔ ادینہ سے اسکا فون پر رابطہ ہو گیا تھا اس نے آفس سے چھوٹی کی ہوئی تھی۔ گھر آکر امی ابو سے مل کر ادینہ اسے کمرے میں لے آئی۔ جبکہ صفیہ بیگم اسکے اتنے دنوں بعد آنے پر چائے کے ساتھ اسکی پسند کی کچھ چیزیں بنانے کچن میں چلی گئیں۔

اب بتائیں کیا بات ہے میں دو دن سے پریشان ہوں۔" روحہ نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ ادینہ کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کے پاس بیڈ پر" بیٹھ گئ۔

یہ رباب کون ہے؟" ادینہ کے منہ سے رباب کا ذکر سن کر وہ حیران ہوئ۔"

آپکو اسکا کیسے پتہ" اس نے ادینہ سے الٹا سوال کیا۔"

یعنی تم اسے جانتی ہو" "ہاں شہیر کی کزن ہے ابھی شادی پر اس سے ملاقات ہوئ تھی۔" روحہ نے اسے تفصیلی جواب دیا۔"

آر یو شیور کے صرف کزن ہے" ادینہ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔ روحہ کی آنکھوں میں اس سوال پر بے اختیار آنسو اکٹھے" ہوئے۔

آ۔۔۔ آپ کیسے جانتی ہیں اسے" روحہ نے آنکھیں جھکاتے ہوئے پوچھا"

اس طرح بے وقوف کے وہ روز ہمارے آفس آتی ہے اور شہیر ڈیلی لنچ اسکے ساتھ کرتا ہے۔ میں نے آج تک اسے سوائے تمہارے کسی" "لڑکی میں انوالو نہیں دیکھا۔ اب تم مجھے بتانا پسند کرو گی کہ آخر ایسا کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ کے وہ کسی اور لڑکی میں انوالو ہو گیا ہے۔

روحہ کے آنسو بے اختیار پلکوں کی باڑ توڑ کر اسکے گالوں پر بہنے لگے۔

دیکھو روحہ اگر اب بھی تم نے کچھ چھپایا تو سارا نقصان صرف تمہارے حصے میں آئے گا" ادینہ نے اسے خاموشی سے آنسو بہاتے دیکھ کر" کہا۔

اور پھر وہ اس رات سے لے کر اب تک کے سب واقعات ادینہ کو بتاتی چلی گئ۔

دس ازان بلیوایبل۔۔ اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے ہم میں سے کسی کو بتانا گوارا نہیں کیا۔ ہم کچھ نہیں لگتے کیا تمہارے۔۔۔ یہی۔۔یہی" انٹرووڈٹ نیچر ہے جس کی وحہ سے تم نے ہمیشہ نقصان اٹھایا ہے۔ اسی ل ئیے میں نے اور اپیا نے تمہارے فیصلے خود کرنے شروع کیئے تھے۔۔ میرے خدا کیا سوچتا ہو گا شہیر کے کس قسم کی سک مائنڈڈ بہن میرے پلے باندھ دی۔

روحہ اگر وہ ایسا ہی کوئ عیاش نیچر کا ہوتا تو کیا کبھی بھی تمہاری شادی اسکے ساتھ ہونے دیتی۔""" تو مجھے کیا پتہ تھا میں نے ھمیشہ کالج اور یونی میں امیر زادوں کو یہی کرتے دیکھا اور سنا ہے۔ اور پھر ایک بندہ ہو بھی خوبصورت تو کیسے ہو سکتا ہے کو وہ ایک مڈل کلاس کے پیچھے "یوں پاگل ہو جائے۔

روحہ نے روتے ہوئے کہا۔

اسلیئیے کہا تھا ایک دو مرتبہ مل لو اس سے۔۔ میں نے تو تب بھی مزاق میں کہا تھا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اتنی ڈفر ہو تو امی کو کہ کر" "ڈائریکٹ تمہاری شادی کرواتی۔

ایسی بات نہیں ہے بس اس رات پتہ نہیں کہاں سے میرے دماغ میں ادھر ادھر کے عجیب قصے آگ ۓ۔ اور میں سب غلط بولتی چلی " گئ۔ میں مانتی ہوں میں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا اور انہیں بہت غلط سمجھا۔ مگر اب تو وہ میری کوئ بات سننے کو تیار ہی نہیں۔ کیا یہی تھی انکی محبت کے اب کسی اور۔۔۔۔۔" اس سے آگے اس سے بولا نہیں گیا اور وہ شدت سے رو دی۔

میری جان کوئ بھی شوہر اپنی بیوی کو کسی غلط مقصد کے ل ئیے استعمال نہیں کرتا۔"

اور جہاں تک رباب کی بات ہے تو ڈئیر اس میں بھی میں تمہیں ہی قصوروار کہوں گی۔ جب شوہر کو گھر میں وہ محبت اور توجہ نہیں ملتی جو اسکا حق ہے تو باہر گلی میں رلنے والی جھوٹی محبت پر بھی وہ یقین لے آتا ہے"۔

"تو کیا میں چپ کر کے یہ سب ایسے ہی ہونے دوں۔"

نہیں میں یہ نہیں کہ رہی۔۔ مگر ایشو یہ ہے کے تم ہر طرح کا حق اور مان کھو چکی ہو۔ پھر بھی کوشش کرو کہ اس سے معافی مانگو اور" چیزوں کو ایکسپریس کرنا سیکھو۔ تمہیں بن مانگے شہیر کی محبت مل گئ اور تم نے اسے فار گرانٹڈ لیا۔ تم نے سوچا کے اسکے پاس کوئ آپشن نہیں۔ ڈئیر آپشن عورت کے پاس نہیں ہوتی۔ مرد کے لیئے تو بہت سی آپشنز ہوتی ہیں۔ میاں بیوی کے رشتے میں گیو اینڈ ٹیک سب سے

زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں یہ ختم ہوا وہاں صرف سمجھوتا رہ جاتا ہے۔

تم مجھ سے پرامس کرو تم اسے بھرپور طریقے سے منانے کی کوشش کرو گی۔ چاہے اس رشتے کی شروعات کے لئیے پہل تمہیں ہی کرنا پڑے۔

اور ویسے بھی موسی دو مہینے بعد پاکستان آرہا ہے مجھے رخصت کروانے"" "رئیلی "روحہ اتنی اچھی خبر سن کر اپنی پریشانی بھول گئی" ہاں اور یہاں سے جانے سے پہلے میں تم دونوں کو ایک ساتھ بالکل خوش دیکھنا چاہتی ہوں "اس نے روحہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا۔

اسی رات کھانا کھانے کے بعد جب سب اپنے کمروں کو چلے گئے۔ روحہ نے کافی بنائی اور ٹرے میں رکھ کر اپنے کمرے کی جانب آگئی۔

جہاں رائیٹنگ ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے اور خود چیئر پے بیٹھا تیزی سے کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا۔

روحہ نے کافی کا کپ اسکے پاس رکھا تو ایک لمحے کے لئیے ٹائپنگ کرتے اسکے ہاتھ روکے اور پھر سے چل پڑے۔

کافی لے لیں "روحہ نے ہمت کر کے اسے مخاطب کیا۔ اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگنک دنیا کا سے زیادہ مشکل کام ہوتا ہے، آج روحہ کو اس " بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

کیا میں نے کہا تھا آپ سے کافی بنانے کے لئیے۔ "شہیر نے کام روکے بغیر روحہ کو جتایا۔ "

بس ایسے ہی بنالی تھی، آپکو نہیں پینی تو میں لے جاتی ہوں۔ "شہیر نے بس استہزائیہ مسکراہٹ روحہ پر اچھالی۔ مگر کوئی جواب نہیں دیا۔ " ہنوز اپنے کام میں مصروف رہا۔

روحہ ہاتھوں کو مسلتی کاؤچ پر جا بیٹھی۔

تھوڑی دیر خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ گھنے بال جو اس وقت ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کھڑی ناک۔ ہلکی سی شیو اور بھینچے ہوئے ہونٹ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے تھے۔ ٹراوزر ٹی شرٹ میں اپنے رف سے حلئیے میں بھی وہ روحہ کا دل دھڑکا گیا۔ نجانے کتنی لڑکیاں روز اس پہ مرتی ہوں گی۔ روحہ نے دل میں سوچا۔

آپ کا کتنا کام رہ گیا ہے "روحہ نے ایسے پوچھا جیسے ان میں بہت فرینکنیس ہو۔ "

شہیر نے حیران ہو کر اپنی چیئر کا رخ روحہ کی جانب کیا اور ایک ابرو اچکائی۔ روحہ کا دل تو اسکی نظروں میں ڈول کر رہ گیا۔

طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔ میں وہی شہیر ہوں۔۔۔ شاید بھول رہی ہیں آپ جو آپکی نظر میں ایک اوباش اور کرپٹ انسان تھا۔ "شہیر " نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

پلیز میں آپ سے اپنے سب الفاظ کی معافی مانگتی ہوں میں مانتی ہوں کہ میں غلط تھی۔آپ نے تو محبت کی تھی مجھ سے کیا اس میں اتنی "وسعت نہیں کہ میری خطا کو معاف کیا جا سکے۔

روحہ نے زار و قطار روتے ہوئے کہا۔

تین ماہ روحہ۔۔۔تین ماہ میں نے مسلسل آپ سے معافی مانگی اس بات کی جس میں نہ میری کوئی غلط نیت شامل تھا اور نہ ہی اس میں" کوئی گناہ کا پہلو تھا۔آپ نے تو اس رشتے کی خاطر بھی مجھے معاف نہیں کیا جو آپ نے اپنی مرضی سے جوڑا تھا۔

یہ کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہوتا۔اور اب آپ چاہتی ہیں کے میں اتنی آسانی سے اپنی انسلٹ بھول جاؤں۔"شہیر کھڑے ہوتے بولا

میں سب مانتی ہوں۔میں اپنی ہر غلطی مانتی ہوں۔میں جان گئی ہوں کہ آپ اچھے انسان ہیں۔میں آپ سے اب بہت محبت کرتی میں" ہوں۔ آپکے بغیر نہین رہ سکتی پلیز شہیر"روحہ اسکے مقابل آتے ہوئے بولی آنسو اب بھی رواں تھے

"اچھا محبت تو رباب بھی مجھ سے بہت کرتی ہے۔۔۔اب بتائیں کس کی محبت پر یقین کروں۔"

آپ۔۔آپ مجھے بتائیں میں ایسا کیا کروں کہ آپکو میری محبت پر یقین آ جائے"روحہ نے بے چارگی سے کہا۔"

سوچ لیں جو کہوں گا وہ کرنا پڑے گا۔"شہیر نے چیلنج کرتی نظروں کو دیکھا جو رونے سے اور بھی زیادہ خوبصورت لگ رہیں تھیں۔"

آپ جو کہیں گے کروں گی۔""سوچ لیں ایک دفعہ پہلے بھی آپ نے ایک وعدہ کیا تھا اور جب اسکے پورا کرنے کی باری آئی تھی" تب۔۔۔۔"شہیر نے سینے پر ہاتھ لپیٹتے اسے کچھ یاد کروایا تھا۔

تب میری محبت شامل نہیں تھی۔"روحہ نے نظریں جھکاتے ہوئے جیسے اپنے جرم کا اعتراف کیا۔"

میں نے پہلے بھی آپکو کہا تھا کہ میں اس رشتے کو کسی منتقی انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں۔کل سمجھیں فیصلے کا دن ہے اور کل رات اسی وقت" میں جو بھی فیصلہ کروں گا آپ بغیر کسی آرگیومنٹ کے اسے مانیں گی۔منظور ہے۔"شہیر نے جیسے اسے سولی پر لٹکا دیا۔

روحہ نے تھوک نگلتے،آنکھیں میچتے سر جھکا کر اثبات میں سر ہلایا۔کتنے ہی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر باہر آگۓ۔

شہیر اسکی حالت کی پرواہ کیئے بنا کمرے سے چلا گیا۔

اور وہ اسی حالت میں نیچے بیٹھتی چلی گئ۔چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر روتی چلی گئ۔

اے اللہ اگر فیصلہ جدائی کی صورت ہے تو اس رات کی کبھی صبح نہ ہو اور اگر صبح ہو تو میری آنکھیں ہمیشہ کے لیئے بند ہو جائیں۔"

اسے وہ سب لمحے یاد آرہے تھے جب جب اس نے شہیر کی محبت کو دھتکارا تھا۔جب جب شہیر نے معافی مانگی تھی اور اس نے نفرت کا اظہار کیا تھا۔شہیر پر کیا بیتی ہو گی،وہ کس درد سے گزرا ہو گا وہ آج سب جان گ ئ تھی۔

انسانوں سے محبت کرنا واقعی میں بہت مشکل کام ہے۔اور انکی محبت پانا اس سے بھی مشکل۔

اگلادن روحہ کے لیئے بہت کٹھن تھا۔ سارا وقت یونیورسٹی میں بھی غائب دماغ رہی۔ "مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔ تیسری مرتبہ تمہیں بلایا ہے۔ کہاں کھوئی ہو۔" شانزے اسکی غائب دماغی سے تنگ آکر بولی۔ "کچھ نہیں یار منڈے کے یہ جو دو اسائنمنٹس سبمٹ کروانی ہیں انہی کی ٹینشن ہے۔" "ہاں یار سر نے پتہ نہیں کون سا بدلہ نکالا ہے۔" شانزے نے بھی پریشان صورت بنائی

اچھا یار تین بج گئے ہیں میں تو نکلتی ہوں، سیٹرڈے اور سنڈے ہے نہ تو ان میں بنالیں گے" شانزے اٹھتے ہوئے بولی۔ "نہیں یار "میں تو مین لائبریری جارہی ہوں ختم کر کے ہی جاؤں گی۔

ہاں نہ تم تو کرو، شہیر بھائی کہاں برداشت کریں گے کہ تم دو چھٹیوں میں انہیں اگنور کر کے اسائمنٹ میں لگی رہو۔" شانزے کی شرارت نے پھر سے اسکے زخم ادھیڑے۔

بمشکل روحہ نے اپنے آنسو پیچھے دھکیلے اور زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

اوکے یار پھر میں تو چلی۔" شانزے اس سے مل کر گھر کے لیئے چلی گئی۔ اور وہ غائب دماغی سے چیزیں سمیٹ کر اپنے ڈپارٹمنٹ سے" نکل کر مین لائبریری گئی جو باقی یونیورسٹی سے ہٹ کر تھی۔

وہ اس وقت کہیں چھپ جانا چاہتی تھی جہاں آج رات کا کوئی خوف نہ ہو۔ وہ اپنی پریشانی میں یہ بھی بھول گئی کے ڈرائیور اسکا ویٹ کر رہا ہو گا۔ اسکا دماغ اتنا ماؤف تھا کہ وہ ہر چیز بھول رہی تھی۔ مین لائبریری آکر وہ کتنی دیر بکس کے ریکس کے آگے کھڑی ہو کر سوچتی رہی کہ وہ کون سی بک ڈھونڈ رہی ہے۔

آخر تھک کر وہ ایک ٹیبل کے پاس آگئی۔ وہاں بیٹھ کر موبائل آن کیا۔ جس میں سلوی کی شادی کی پکچرز تھیں۔

شہیر کی ہر پکچر وہ کتنی ہی دیر تک بیٹھ کر دیکھتی رہی۔ اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ وہ کب سے بے آواز رو رہی تھی۔

چونکی اس وقت جب اسکے موبائل کی بیٹری ختم ہو کر وہ آف ہو گیا۔ اس نے بے اختیار لائبریری کی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو شام کے چھ بج رہے تھے۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی اردگرد دیکھا تو اکادکا لڑکیاں تھیں۔ جلدی سے چیزیں سمیٹیں۔

اور تیز قدموں سے باہر آئی۔ باہر کا اندھیرا دیکھ کر اسکا دل بیٹھا جارہا تھا۔ اپنے غم میں اس نے کسی کو اپنے لیٹ آنے کا بتایا بھی نہیں تھا اور نہ ڈرائیور کو پتہ تھا۔

لائبریری جس جگہ تھی وہاں کوئی لوکل کنوینس نہین تھی۔ اسکے لیئے مین گیٹ پر ہی جانا پڑتا تھا۔

کسی کا نمبر بھی یاد نہین تھا کہ کال کر لیتی مین لائبریری سے۔

یونیورسٹی سے باہر نکلی تو بھی سڑک سنسان تھی۔ وہ پریشان ہوتی ابھی اور آگے آئی ہی تھی کہ ایک اوباش لڑکوں کا ٹولا گاڑی میں بیٹھا بے ہنگم شور کرتا اسکے پاس سے گزرا۔

تھوڑا آگے جاکر انہوں نے کار ریورس کی تو روحہ کی جان حلق میں آ گئ۔

ہائے پریٹی، وانا جوائن اس "ان میں سے ایک لڑکے نے ہانک لگائ۔ روحہ رکی نہیں چلتی رہی۔ اور وہ اسکے ساتھ ساتھ گاڑی چلاتے رہے۔ روحہ کانپنے لگ گئ۔

ہے۔۔۔ ارے اتنے نخرے "ایک نے خباثت سے کہا اور ایک دم گاڑی بڑھا کر ٹیڑھی کھڑی کر دی اسطرح کے روحہ قدم آگے نہیں بڑھا سکی۔

گاڑی کے دونوں جانب سے لڑکے باہر ہے۔

"یا اللہ میری غلطی کی اتنی بھیانک سزا مت دیں۔ میری مدد فرما میری عزت کی حفاظت کر۔۔۔ پلیز اللہ مجھے معاف کر دیں۔"

وہ کل چار لڑکے تھے جن میں سے دو نے آگے آکر اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی چیخ مارنے سے پہلے ایک گاڑی کے ٹائر انکے پاس زور سے چرچرائے۔

شہیر ابھی جیولر کے پاس سے ہو کر ہی آیا تھا کہ جس کو اس نے کچھ دن پہلے ایک رنگ بننے کے ل ئیے دی تھی۔

چھ بجے کا وقت تھا جب اسے آسیہ بیگم کی کال آئ۔

اسلام علیکم ممی۔۔۔ خیریت کچھ منگوانا ہے۔ "شہیر نے مصروف انداز میں پوچھا۔"

شہیر روحہ ابھی تک یونیورسٹی سے واپس نہیں آئ۔ "ممی کی پریشان آواز اور خبر سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔"

کیا مطلب ڈرائیور لینے نہیں گیا تھا کیا۔ "شہیر نے حیرت سے پوچھا۔ وہ لینے گیا تھا مگر وہ آئ نہیں میں یہی سمجھی کے وہ لیٹ آئے گی۔" اب کب سے کال کر رہی ہوں وہ آف جا رہا ہے۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ "ممی کے رونے کی آواز آئ۔ "آپ پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتا ہوں۔ "شہیر سیٹ چھوڑتا ہوا اسکی یونی گیا۔ کال ملائ تو آف۔

کس کو کال کروں۔ اسکی کسی فرینڈ کا بھی نہیں پتہ "شہیر نے خود سے سوال کیا۔ یکدم ادینا کا خیال آیا۔ "ہیلو ادینہ روحہ کی کسی فرینڈ کو جانتی ہیں آپ" "کیوں خیریت "ادینہ کو شہیر کی آواز پریشان سی لگی۔ "نہیں خیریت نہین ہے روحہ ابھی تک گھر نہیں آئ۔ پلیز کسی کو ابھی بتائیے گا مت۔ "نمبر لے کر اس نے فون بند کر کے شانزے کا نمبر ملایا۔

اس سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ تو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہے بلکہ میں لائبریری گ ئ ہے۔

اس نے تیزی سے گاڑی مین لائبریری کی طرف موڑی۔ اسکے داخلی دروازے پر ہی روحہ کچھ لڑکوں کے درمیاں گھری ہوئ تھی۔ اور دو نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ شہیر کا خون کھول گیا۔

تیزی سے قریب لا کر بریک لگائی کے پہیئے چرچرائے۔

روحہ تو شہیر کو دیکھ کر شاکڈ رہ گئی۔ کیا اللہ دعائیں اتنی جلدی قبول کر لیتا ہے۔

شہیر شدید طیش کے عالم میں گاڑی کا دروازہ ایک دھماکے سے بند کرتا ان لڑکوں کی جانب آیا۔

وہ ممی ڈیڈی لڑکے تھے اور کچھ شراب کے نشے میں بھی تھے۔ شہیر جیسے ڈیل ڈول والے کا مقابلہ کہاں کر سکتے تھے۔ اس نے آگے بڑھتے ؤڈیر یو ٹوچ مائی وائف۔۔۔ باپ کا مال سمجھا ہے ہی ان دو میں سے ایک کا منہ جبڑے سے پکڑ کر انہیں کی کار کی چھت سے اسکا سر لگایا۔ "ہا کیا۔۔۔ ہاں" اسکا سر اتنی زور زور سے گاڑی کی چھت پہ مارا کہ اسکے سر سے خون بہنے لگا۔

باقی تینوں شہیر کے جارحانہ تیور دیکھ کر بھاگ گ ئے۔

روحہ نے آگے بڑھ کر شہیر کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

بس کریں مر جائے گا۔ "روحہ نے آہستہ سے کہا۔ شہیر انہی خطرناک تیور سمیت مڑا۔ روحہ ڈر کے دو قدم پیچھے جانے لگی کہ شہیر نے" اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

پاگل لگتا ہوں میں آپکو۔۔۔ جب دل چاہے گا بیوقوف بنا دیں گی۔ کیا ڈرامہ تھا یہ ہاں۔۔۔ ڈرائیور کے ساتھ گھر کیوں نہیں آئیں۔ ابھی" "آپ میرے نکاح میں ہیں۔ فارغ نہیں کیا کہ جہاں مرضی جائیں اور جتنی دیر مرضی گھر سے غائب رہیں

سوری" بے اختیار آنسو اسکی آنکھوں سے رواں ہوئے۔ نجانے کس کس چیز کے لیئے۔ اپنی دعا کے قبول ہونے پر، اللہ کی رحمت پر، شہیر" کا اپنے لیئے یہ جارحانہ روپ دیکھ کر یا پھر اسے اپنی منکوحہ کی جگہ بیوی کہنے پر۔

ھمم۔۔۔ سوری" شہیر نے جھٹکے سے اسکے بازو چھوڑے اور رخ موڑ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو کمپوز کرنے لگا۔ پھر یکدم روحہ کی" جانب مڑا۔ "موبائل کہاں ہے آپکا، کال نہین کر سکتیں تھیں مجھے۔" "اسکی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی۔" "تو لائبریری کے فون سے کر دیتیں۔" "مجھے آپکا بلکہ کسی کی بھی نمبر صحیح سے یاد نہیں۔" "ویری گڈ۔ آپکو تمغہ امتیاز ملنا چاہیے۔ چل کر گاڑی میں بیٹھیں۔" شہیر نے چڑ کر کہا

گھر آکر شہیر نے یہی بتایا کہ وہ اسے مین لائبریری سے ہی لایا ہے۔ اور یہ کے اسکے موبائل کی بیٹری ڈیڈ کی وجہ سے اس نے ادینہ سے اسکی فرینڈ کا نمبر لے کر اسے ٹریس آؤٹ کیا تھا۔

روحہ تو بس حیرت اور حسرت سے اسے دیکھ رہی تھی نجانے اب آج کی رات وہ دوبارہ اس چہرے کو دیکھ سکے گی کہ نہیں۔

رات کا کھانا کھا کر روحہ اس رات جلدی بیڈروم میں چلی گئی۔ شہیر نے اسے گھر لانے کے بعد اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

روحہ کمرے میں آکر یہاں کی ایک ایک چیز کو اپنی یاداشت میں محفوظ کرنا چاہتی تھی۔ حالانکہ اس کمرے میں اس نے کوئ خوشگوار وقت نہیں گزارا تھا مگر اس کمرے کے مالک سے ہونے والی محبت کے سبب اسے یہاں کی ایک ایک چیز سے انسیت محسوس ہو گئ تھی۔ ہر چیز پر ہاتھ پھیر کر وہ اپنا لمس یہاں چھوڑنا چاہتی تھی۔ چلتے چلتے وہ ٹیرس پر آ گئ۔ آخر دفعہ اس جگہ سے چاند کو دیکھنے کی بڑی شدید خواہش نے سر اٹھایا۔ اپنے بے آواز نکلتے آنسو صاف کرتے وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئ۔

اچانک ایک اور ہاتھ کا لمس اسکے ہاتھ پر جا گا اسے پتہ ہی نہیں چلا کب شہیر اسکے پاس آکر کھڑا ہوا۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر ریلنگ سے کمر ٹکاتے اس نے نرمی سے اپنے ساتھ لگاتے اسکے مہکتے بالوں پر بوسہ دیا۔

روحہ تو ششدر شہیر کے انداز دیکھ رہی تھی۔ شہیر نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھتے دوسرے سے اسکا چہرہ اونچا کر کے اسکی حیران نظروں میں دیکھا اور دل کھینچ لینے والی مسکراہٹ سمیت بولا۔

مرتضی مجھے سہی رن مرید کہتا ہے" شہیر کی خوبصورت ہنسی اسکے کانوں سے ٹکرائ۔ "کہاں سے شروع کروں۔ اس کالی بارش کی رات" سے جب دو خوبصورت آنکھوں نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا تھا۔ میں نے کبھی امیری غریبی میں ڈسٹنکشن نہیں کی۔ اگر کوئ امیر ہے تو یہ اسکا کمال نہیں اور اگر کوئ غریب ہے تو یہ اسکا قصور نہیں یہ تو اللہ کی تقسیم ہے۔ مجھے اگر ایک مڈل کلاس سے محبت ہو گئ تو اس میں حیرانی کی کیا بات تھی روحہ میں آپکی یہ لوجک نہیں سمجھ سکا۔ خیر جب وہ تکلیف دے واقعہ ہوا اور جن حالات میں ہماری شادی ہوئ اور پھر آپکا تکلیف دہ بلکہ جان لینے والا رویہ میں بہت ڈپرس تھا انہی دنوں مصطفی کسی کام سے میرے پاس آیا اور وہیں اس نے آپکو ٹھیک کرنے کا پلین بنایا۔۔ لسن لسن۔۔۔ "اسے منہ کھولتا دیکھ کر شہیر نے روکا جس کی آنکھیں اب بے یقینی سے کھلی ہوئیں تھیں۔

اس نے کہا کہ جتنا اگنور کرو گے اتنی جلدی آپکا یہ خودسری کا شیل ختم ہو گا۔ مگر میں اسکے لئیے تیار نہیں تھا۔۔ آئ سویر۔۔ لیکن پھر" مرتضی نے ادینہ کو شامل کیا اور سب بات سن کر اس نے بھی یہی کہا۔ انہی دنوں جب مجھے محسوس ہوا کہ پلین کامیاب ہو رہا ہے کہ مرتضی نے مجھے کسی لڑکی کی انٹری کا کہا۔ اور پھر رباب کو ہم نے شامل کیا۔ وہ کسی زمانے میں مجھے جسٹ لائک کرتی تھی مگر اب وہ کسی گورے کے ساتھ سیریس ہے وہاں کی نیشنیلٹی کے چکر میں۔ خیر اسکے لئیے یہ بس ایک ایڈوینچر تھا۔ میں نے کل رات آپکو یہی ساری حقیقت بتانے کا کہا تھا۔ کہ اب مجھ سے روز روز اپنی جان کی بھیگی پلکیں نہیں دیکھی جاتیں تھیں۔ "شہیر کے بات ختم کرتے ہی روحہ کے آنسو پلکوں سے باہر آئے۔

کتنے بڑے چیٹر ہیں آپ اور ادینہ آپی بھی شامل ہے اسکو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔ کیسے بن رہی تھی اور میری اس دن اتنی کلاس لی اور وہ رباب کے ساتھ لنچ والی بات۔ "اچانک روحہ کو روتے روتے یاد آیا تو اسکے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ مارا۔ "ہاہاہا! وہ بھی اس ڈرامے کا حصہ تھا۔"

آپکو پتہ ہے آپکے کل کے فیصلے والی بات سن کر مجھے لگا آج آپکو کھو دوں گی اور سارا دن اسی پریشانی میں گزرا کہ وہ۔۔۔اگر آپ نہ آتے" تو۔۔ تو وہ لڑکے """شش "شہیر نے یکدم اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا اور پھر جھر جھری لیتے یکدم اسے خود میں زور سے بھینچا۔

بس اب اور کوئی تکلیف دہ بات نہیں ہوگی" شہیر نے اسکے چہرے سے اسکی لٹیں ہٹاتے اسکی بھیگی پلکوں پر اپنے لب رکھ دئیے۔" روحہ کو لگا اسکے اندر تک لگے سب زخم مندمل ہو گئے ہیں۔"شہیر آپ نے وہ فیصلہ کیا سنانا تھا۔" جیسے ہی وہ پیچھے ہوا روحہ نے بے اختیار پوچھا۔

اوہاں دیٹ از رئیلی امپورٹنٹ ""پلیز میری اب اور جان مت نکالیئے گا۔"روحہ نے پریشانی سے کہا۔اتنے شاکس کے بعد اسکا پریشان" ایک ہاتھ پکڑے ہوئے دوزانو بیٹھا ہونا بنتا تھا۔شہیر نے اپنے ٹراؤزر کی پوکٹ سے ایک خوبصورت سی رنگ نکالی اور روحہ کا ول یو بی مائن فار ایور آن دا آرتھ اینڈ ایون ان دا حیون" روحہ بے اختیار چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو پڑی"میں اتنی محبت کے قابل" نہیں۔"""آپ اس سے زیادہ ڈیزرو کرتی ہیں۔بس آئی نیڈ یور ٹرسٹ """آئی ٹرسٹ یو"روحہ نے شہیر کی خواہش پر یقین کی مہر لگائی۔

اب باقی کب رومانس اندر جا کر کریں۔کیونکہ سامنے کی چھت پر کھڑی لڑکیاں بہت دیر سے یہاں فلم کی شوٹنگ دیکھ رہی ہیں۔"شہیر" کے کہنے پر اس نے سامنے دیکھا تو لڑکیوں نے اسے وکٹری کا سائن بنا کہ وش کیا"اوہ تبھی آپ ہیرو بن رہے تھے۔میں سمجھی مجھے امپریس کر رہے ہیں"روحہ نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا۔شہیر نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔"خدا کو مانو یار اپنی بیوی نہیں سنبھالی "جاتی۔

شہیر نے اسکے گرد بازو پھیلاتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

ختم شد